

۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲

کتابخانه آباء و اولاد
کتابخانه آباء و اولاد

۲۲۸۴۰

نمبر داخل

کتابخانه آباء و اولاد

کتابخانه آباء و اولاد

۲۸۶

۱۹۸۶

کتابخانه آباء و اولاد

بِسْمِ تَعَالَى وَبِحَمْدِهِ
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

مشنوی

معاش و معاد

از

تمنا عبادی محبی پھلواری و می غفرلہ

سب فرمایش

ارکان مسلم ایوسی اشن پھلواری شریف

مذہبِ عقل

مذہبِ عقل کی معرکہ آرائیوں کا تماشائیکے سلسلے اور دلکش اشعار
میں اگر دیکھنا چاہیں تو حضرت حسان الہند مدظلہ کی شہسوی مذہبِ عقل
دیکھئے جس پر اکابر قوم نے اپنی گرانقدر رائیں دی ہیں۔
قیمت ۲ روپے علاوہ محصول ڈاک

تین آنے کے گٹ بیچ دیجئے تو بہت سے اخراجات کی تخفیف ہو جائیگی۔

————— ل —————

منیجمنٹ مکتبہ دارالادب

پھاروی شریف ضلع پٹنہ

حضرت مولانا ابوالکلام آزاد کی گرانقدر رائے

ہمارے قیامت خیز نزلے کے بعد سٹریٹ ریفرنڈم کے بعض انتظامی مشوروں کے سلسلے میں کرمی حضرت مولانا ابوالکلام آزاد پٹنہ تشریف لائے ہوئے تھے اور کئی دن "دلکشائیں" میں عزیز قوم انجی الاظم جناب آزیل مسٹر سید عبدالعزیز صاحب نے تعلیم صوبہ بہار دارالسیہ کے عہدے کے لیے اس موقع پر اپنی نظم مسدس حضرت زردلہ کے ساتھ اپنی دو فتویاں "مدہب و عقل" اور "معاش و معاد" مولانا کی خدمت میں پیش کی تھیں۔ پھر اس کے بعد جس اتفاق سے میں خود مساجد فنڈ کے وفد کے ساتھ گلگت پہنچا اور چودہ نپدرہ دن تک مقیم رہا تو مولانا کو پھر دونوں فتویوں کے ساتھ فتویٰ کتابت سنت کا قلمی مسودہ بھی دکھایا اور تمنا کی کہ ان فتویوں کو دیکھ کر تقریظا نہیں بلکہ اپنی بالکل صحیح رائے مرحمت فرمائیے۔ اور جہاں جس مضمون سے اختلاف ہو اس کو بھی ضرور جو الاقلم فرمائیے۔ چنانچہ مولانا نے مندرجہ ذیل تحریر اپنے دست مبارک سے لکھ کر مرحمت فرمائی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۰ - ۲۱ - ۲۲

جناب مولانا تمنا صاحب عمادی پھلواری نے چند فتویاں اس غرض سے لکھی ہیں کہ بعض مذہبی و اخلاقی مطالب پر ایہ نظر سے آراستہ کئے جائیں۔ اس سبب

ب

کی نظموں کے لئے اگرچہ یہ نظم اختیار کیا جاتا ہے لیکن اصل مقصود شاعری نہیں تھی
 موعظت و نصیحت ہوتی ہے۔ اور ضروری ہے کہ اسی اعتبار سے ان پر نظری ڈالی جائے
 مجھے اگرچہ اتنا موقعہ نہیں ملا کہ بالاستیعاب نظر ڈالنا، تاہم جس قدر اندازہ
 کر سکا ہوں وہ اس کے لئے کافی ہے کہ مثنویوں کی خوبی کا اعتراف کروں، اور
 اصحاب ذوق کو ان کے مطالعہ کا مشورہ دوں۔ میری دلی خواہش ہے کہ یہ کوشش
 مشکور و مقبول ہو۔

اللہ یہ ظاہر کر دینا ضروری ہے کہ مثنوی ”معاش و معاد میں آیہ و لَقَدْ
 خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَائِقُ الخ کی جو تفسیر کی گئی ہے وہ میرے نزدیک
 محل نظر ہے اور اس کے ترجمہ میں ”فَوْقَكُمْ“ کا ترجمہ نظر انداز کر دیا گیا ہے۔
 ابو الکلام کان اللہ لہ

عہ مولانا نے مثنوی مذہب و عقل اور مثنوی کتاب دست در مثنوی معاش و سعادتیں مثنویوں کا ملاحظہ فرمایا
 یقین اس لئے مثنویوں پر یہ مولانا کی کجانی کرنے ہے۔ ۱۲ تمنا
 عہ حضرت مولانا نے مجھے یہ اختیار دیا تھا کہ اگر اس تحریر کو شائع کروں تو اتنی عبارت چھوڑ دوں
 کیونکہ یہ عبارت صرف مجھے تنبیہ کرنے کے لئے لکھی گئی ہے۔ زبان بی زبان بھی ارشاد فرمایا تھا کہ لفظ ”فَوْقَكُمْ“
 تیار رہے کہ ”سَبْعَ طَرَائِقُ“ بجز اجرام فلکیہ کے اور کچھ نہیں ہیں اور ان سے مراد سات ستارے ہیں جن
 کے اثرات دنیا اور انسانوں پر مرتب ہوتے رہتے ہیں۔ اسی معنی کے مراد لینے میں ”فَوْقِیت“ کا پورا
 معنوم دیا جاتا ہے۔ اور انسان پر جو حالتیں گذرتی ہیں ان کے مراد لینے میں ”فَوْقِیت“ کا معنوم
 ثابت نہیں ہوتا۔ میں نے اس معنوم پر پوری طرح دوبارہ غور کیا۔ اور اس کے بعد بھی اپنی جگہ پر قانع
 ہوں۔ مفصل بیان مقدمہ کے آخر میں نظر میں ملاحظہ فرمائیں۔ ۱۲ تمنا غفر لہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مقدمہ

کون ہے جو عقل و ہوش کے ساتھ جی رہا ہو اور اس کو مرنے کا یقین نہ ہو۔ مگر مرنے کے بعد کیا ہوگا؟ یہ ایک ایسا اہم سوال ہے کہ بڑے سے بڑا عقل بڑے سے بڑا فلسفی اس کے جواب میں مدتوں سر پہ جب تک رہنے کے بعد بھی جو سرا دھٹاتا ہے تو اس کا چہرہ ایک ایمنہ حیرت ہی نظر آتا ہے۔

مذہب نے اس طلسم حیرت کی لوح پیش کی۔ اور صاف بتا دیا کہ جس طرح تم پشت پر رہتے شکم مادر میں آئے۔ اور پھر شکم مادر سے اس دنیا سے عمل میں پہنچے۔ اسی طرح اس دارِ اہل سے تمہیں ایک دوسرے عالم میں جانا ہے جہاں تمہیں یہاں کے اعمال کے مطابق جگہ ملے گی اور اسی عالم کا نام ”دارالآخر“ ہے۔

اربابِ توفیق نے تغلید یا تحقیقاً مذہب کی بات مان لی کیونکہ مذہب کے دعویٰ کے خلاف کوئی قطعی دلیل ان کے پاس تھی بھی نہیں۔ دوسرے مذہب کی بات ان لینے میں سیکڑوں دنیاوی فوائد مصلح بھی تھے۔ کہ (ازمنوی مذہب و عقل)

- | | |
|--------------------------|---------------------------|
| مذہب آمد درد دہمارا علاج | مذہب آمد داروئے ہر اختلاج |
| مذہب آمد حکمت آموز لیتیم | مذہب آمد چارہ درویشیم |

مذہب آمدے اماناں را اماں	مذہب آمدے قاہراں را اقراراں
مخلص دار و عم بعد المات	ہست بے مذہب زبوں کا رجیات
خانہ امید را کند مذا ساس	مذہب از بود جہاں میر ذریاس

مگر وہ جو دنیاوی تفکرات و نزوات سے مطمئن تھے۔ مذہب کی پانیدیاں
ادوں کی تکمیل ہوائے نفس کی راہ میں روڑے اٹکار ہی تھیں اس لئے اس جماعت نے مذہب کی
تعلیم سے راہ فرار اختیار کی۔ اور لگی عقل کا سہارا کرتے۔ شیطان کو موقع ملا۔ اس نے
مختلف عقلوں کی بگ مختلف طرف موڑ دی۔ کسی نے تو سرے سے مرنے کے بعد کچھ ہونے ہی
سے انکار کر دیا کہ ”مر گئے مٹ گئے۔“ اس تخیل نے اس کے معتقدین کو عذابِ آخرت سے
بے خوف کر دیا اور وہ مطمئن ہو کر اپنی ہر خواہش کی تکمیل میں مصروف ہو گئے۔ اگر انہیں کچھ
خوف رہا تو اہل دنیا کا قانون اور حکومت کا لگا کر دنیا اور ارباب حکومت کی نگاہوں سے
چھپ کر بڑے سے بڑا جرم اور بڑے سے بڑا کام چھپا کر نہ کرنا۔ ہتھ پتھو ہاتھ پتھو
تمام پوری کر لیتے۔

کسی نے مرنے کے بعد مٹ جانے کو اگر تسلیم نہ کیا تو اس کی عقل نے جہاز و سہارا
کا دروازہ فقط تبدیل جسم پر قرار دیدیا کہ ذمہ دار عمل تو فقط روح ہے۔ انسان جسم
میں اگر روح نے عمل صحیح نہ کئے تو آئندہ اس کی روح اسی دنیا میں کسی دوسرے
جہاز کے جسم میں آجائے گی جو انسان سے کم درجہ اور اہل اعمال کے مطابق ہوگا
درجہ نیک عمل کے تو آئندہ کسی دوسرے انسان جو موجودہ انسان سے درجہ ذمہ دار

فضل و اعلیٰ جو اس کے جسم میں آئے یا ترقی کر کے کچھ اور آگے بڑھے۔
 یہ عقیدہ بھی وحقیقت خواہش نفس کی تکمیل میں باہج نہیں۔ کیونکہ کون جانتا ہے کہ
 ہم پہلے جنم میں کیا تھے اور دنیا میں جو چرند و پرند نظر آتے ہیں ان میں سے کون اگلے
 جنم میں کیا تھا۔ جب گزشتہ حالت جو خود اسی کی موجودہ روح پر گزر چکی ہے اس کی روح
 کو یاد نہیں تو آئندہ جو کچھ ہو گا اس کی کیا فکر ہے
 نبطا ہر کسی حیوان کو کچھ نگلیں یا پشیمانیاں اور شرمندہ نہیں پاتے اور کوئی بھی بچھڑتا
 نظر نہیں آتا، تاکہ کاش اگلے جنم میں جب ہم انسان تھے تو ایسے بڑے اعمال نکر تے جس کی
 وجہ سے آج اس حیوانی شکل میں ہیں۔ بلکہ ہم تو انسانوں سے زیادہ مطمئن اور شاداں و
 فرماں حیوان ہی کو پاتے ہیں۔ (مسدس عبرت زلزلہ)
 جو ہیں آواگون دلے انہیں کچھ بھی نہیں پڑا کہ مرنے سے ہے ورنہ کیا بد لہنا ہے فقط چولا
 تھے کیا پہلے جنم میں ہو کون ہو اسکی خبر رکھتا اگر اب کبھی کچھ ہونگے تو ہونگے غم نہیں اس کا
 کہیں ہم شاداں انسانوں سے پاتے ہیں پرندوں کو
 زیادہ دیکھتے ہیں خوش چرندوں کو دردوں کو
 غرض یہ عقیدہ بھی عذاب آخرت کے خوف سے بچنے کے لئے اور تکمیل ہونے نفس کے
 راستے کو صاف اور بے خطر بنانے کے لئے پیدا کیا گیا۔ اور بس۔ ورنہ کوئی آسمانی کتاب اس
 عقیدے کی حامی نہیں۔

اہل فلسفہ کے خیالات تو حالات بعد مرگ سے منسلق اور بھی ہیں۔ مگر بھل جن

لوگوں سے ہمارے آئے دن کے سابقے ہیں وہ انہیں دونوں میں سے کسی ایک عقیدے کے ہیں اس لئے اس ہتھیار میں انہیں دونوں عقیدوں پر کافی روشنی ڈالی گئی ہے اور باقی سے تقریباً قطع نظر کیا گیا ہے۔

ہاں، ایک جماعت عذابِ آخرت کی طرف سے اپنے دل کو مطمئن کر لینے والی اور بھی ہے اور یہ جماعت بہت بڑی ہے اور تقریباً اکثر مذاہب میں اس جماعت کا عنصر غالب ہے۔

وہ کفارہ یا شفاعت کا ملہ کا عقیدہ رکھنے والے ہیں یعنی کسی پیغمبر یا بزرگ کا شہید کر دیا جانا اور ان کے پیروں کے گناہوں کا کفارہ ہو گیا۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کو اپنی شہادت اور اپنے خونِ ناحق کا واسطہ دیکر اپنے خونِ بہا میں اپنے تمام ماتے والوں کو بخشوا لیں گے۔ اگر کسی جماعت میں خوں بہا اور کفارے کا عقیدہ نہیں ہے تو شفاعت کا ملہ کا عقیدہ تو ضرور ہے۔ غرض ان کے نفس نے ان کو اس طرح ایک غلط پیروسا اور غلط امید دلا کر عذابِ آخرت سے مطمئن کر دیا ہے اور یہ بے خوف ہو کر اپنے نفس

کی تمام خواہشوں کو پورا کر لیا کرتے ہیں۔ (مسدس عبرت زلزہ)

اس جہان پر وہ جانتے ہیں لوگ کہ ہیں
بچا کر اٹھ لوگوں کی بہت کچھ کر گذرتے ہیں
نہ کا ڈر کہاں ان جتنی سو کچھ کچھ جو ڈرتے ہیں
تو نعتے میں جس کے ننگ نہ سب کا بھرتے ہیں

فریب و مکر کو دنیا سبہرا پنا سمجھتی ہے

دیانت میں زہانت میں صہرا پنا سمجھتی ہے

اس جماعت سے خطاب اس ثنوی میں تقریباً مطلق نہیں ہے۔ ان کے لئے ایک مستقل رسالہ زیر تالیف ہے جس میں خصوصیت کے ساتھ "شفاعت" کے مسئلے پر بحث کی گئی ہے۔ کہ شفاعت تو قیامت میں ضرور ہوگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے شک شفیع المذنبین ہیں اور آپ قیامت میں اللہ تعالیٰ کی حضور میں گنہگار ان امت کی ضرور شفاعت کریں گے۔ ملائکہ علیہم السلام کی شفاعت کا ذکر تو خود قرآن پاک میں مذکور ہے۔ مگر شفاعت انہیں گنہگاروں کی ہوگی جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ شفاعت کرنے والوں کو شفاعت کی اجازت دیکھا اور وہی لوگ شفاعت کر سکیں گے جن کو اللہ تعالیٰ شفاعت کا اختیار دیکھا۔ نہ ہر بزرگ شفاعت کرنے کا حقدار ہوگا اور نہ ہر گنہگار کے لئے شفاعت کی اجازت ہوگی۔ اسلئے جو لوگ شفاعت کے بھروسے پر جو چاہتے ہیں کرتے ہیں وہ شیطان کے دھوکے میں مبتلا ہیں۔

مختصر یہ ہے کہ اس ثنوی میں دو ہی قسم کے حضرات مخاطب ہیں۔ ایک تو وہ جن کا عقیدہ ہے کہ "مرگئے مٹ گئے" دوسرے وہ جو تنازع یعنی اوگون کے قائل ہیں۔ ان دونوں جماعتوں کو سمجھایا گیا ہے کہ اسلام نے مرنے کے بعد کے مستقل جو تینا یا ہے کہ مرنے کے بعد پھر ایک دوسری زندگی ہے۔ اور آخر ایک دن جزا و سزا کا آئے گا۔ جب تک وہ دن نہ آئے اچھی رو میں اچھے مقام یعنی علیین میں اور بُری رو میں بُری جگہ یعنی سجین میں رہیں گی۔ اور حسب و کتاب کے بعد نیکار

جنت میں اور بدکار دوزخ میں رہیں گے۔ یہ عقیدہ حق اور صحیح ہے۔

اس ثنوی نے جنت و دوزخ اور قیام قیامت پر توپوری بحث نہیں کی ہے؛ مگر مرنے کے بعد ایک دوسری زندگی جو اس دنیاوی زندگی سے مختلف ہوگی۔ اور اچھے لوگ مرنے کے بعد علیین میں اور بُرے صحین میں رہیں گے اس پر کافی روشنی ڈالی ہے۔ اور حساب و کتاب کو ثابت کیا ہے۔

اس اسلامی عقیدے پر مخالفوں کا سب سے بڑا اعتراض یہ تھا کہ کس بچے کو مصائب و تکلیف میں مبتلا ہوتے ہیں یہ کیوں؟ کیونکہ قرآن پاک کہتا ہے مَا أَصَابَ مَرْءٍ مِنْ مَّصِيبَةٍ فَمَا كَسَبَتْ آيَاتٍ يُنْزِلُهَا رَبُّهُ لِيُذَكِّرَ بِهِ لِمَنِ الْعِلْمُ إِنَّ إِلَهًا لَّهُ الْيَوْمَ الْعَظِيمُ (سورہ اعراف ۱۷۸) یعنی جو مصیبت تمہیں پہنچتی ہے وہ تمہارے ہی افعال کی کمائی ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ دنیاوی مصائب و تکلیف بھی پاداشِ عمل ہی میں مگر کس بچے کو معصوم اور غیر مکلف ہیں۔ جب ان کو کوئی تکلیف شرعی نہیں دی گئی ہے تو پھر یہ پاداشِ عمل کیسی؟ اگر یہ کہا جائے کہ والدین کے اعمال کا اثر بچوں پر پڑتا ہے تو قرآن پاک اس کی بھی نفی کر رہا ہے کہ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَذَرْهُمْ حَتَّىٰ يَأْتِيَ السَّاعَةَ أَمَّا السَّاعَةُ فَمَا كُفِّرُوا وَلَا يَسْتَأْذِنُوا (سورہ اعراف ۱۷۹) یعنی ایک شخص دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ اس لئے کہ کس بچے کو مصائب کے آنے کی کوئی مستقول وجہ نہیں بتائی جاتی۔ علما جواب دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مالک و مختار ہے۔ اس کو اپنے بندوں پر پورا اختیار ہے جس کو جس طرح چاہے اسے کایسئال عما یفعل یعنی جو وہ کرتا ہے اس کے متعلق کسی کو اس سے کچھ پوچھنے کو حق نہیں۔ مگر یہ جواب اطمینان بخش نہیں کیونکہ کس بچے ہی پر اللہ تعالیٰ کو

اختیار تام حاصل ہو، اور جو انوں اور بوڑھوں پر نہ ہو یہ کیوں؟ بندے تو سب
 یکساں ہیں۔ عاقل و باغی ہی پر مصائب ان کے اعمال کی وجہ سے کیوں آتے ہیں اور
 کیوں کہا گیا کہ وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ شَيْئًا وَلَٰكِن ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ
 اور نہ ظلم نہیں کیا بلکہ انہوں نے خود اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ صاف کہہ دیا جاتا کہ تم سب
 میرے بندے ہو۔ میری ملکیت تام ہو۔ تم پر مجھ کو کامل اختیار ہے جس کو چاہوں گا
 جنت میں بھیجوں گا اور جس کو چاہوں گا دوزخ میں جھوک دوں گا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے
 ایسا نہیں ارشاد فرمایا بلکہ ہر نفس کے متعلق صاف فرمایا کہ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا
 مَا كَسَبَتْ یعنی جو اس نے کمایا وہی اس کے کام آئیگا اور جو بُرا کیا وہی اس کے
 لئے وبال ہوگا۔

مگر اس ثنوی میں اس سوال کا نہایت ملل جواب دیا گیا ہے۔ اور اس بسبب
 جواب کے سلسلے میں جو دعویٰ پیش کیا گیا اس کی سند میں قرآن پاک کی آیتیں بھی پیش
 کی گئی ہیں تاکہ فریق یہ نہ کہہ سکے کہ یہ تو تمہارا دعویٰ ہے تمہارے مذہب، تمہاری
 کتاب کا دعویٰ نہیں ہے۔ اور اصول مذہب کا چونکہ صراحتہ قرآن سے ثابت ہونا ضروری
 ہے اسلئے صرف قرآن ہی کی آیتیں پیش کی گئیں۔ روایتوں سے قطع نظر کیا گیا تاکہ
 سندیں جرح و تعدیل کی کشمکش سے محفوظ رہیں اور پھر ہر دعویٰ کی عقلی دلیل نہایت
 وضاحت سے بیان کر دی۔ درمیان میں چونکہ کوئی شک پیدا ہوتے تھے ان کو رفع کرنا بھی
 میرا فرض تھا۔ مگر میں نے دیکھا کہ جہاں جو شک پیدا ہو رہا ہے اگر وہیں اس کا جواب

دیدوں تو بحث بہت طویل ہو جائے گی، اور خلطِ مبحث اس قدر ہو جائیگا کہ ناظرین موضوعِ بحث کو متنبہ کرنے میں دھوکا کھاجائیں گے۔ اس لئے مجبوراً اصل موضوع پر پوری بحث کرنے کے بعد مستقل ایک باب دفعِ خل کا قائم کر دیا اور جتنے ”دخل“ یعنی اعتراض پیدا ہو رہے تھے نمبر وار ہر ایک کا ”دفع“ یعنی جواب دیدیا گیا۔ اور ہر ایک اعتراض چونکہ نتیجہ حضرت عقل تھا اس لئے جوابات بھی عقلی ہی دئے گئے کہیں کہیں قرآنِ پاک کی کوئی آیت بھی ضرورتاً نقل کر دی گئی ہے۔

آخر ثنوی میں ”مستدرکات مفیدہ“ کے زیر عنوان مختلف عنوانات کی تحت میں ایسے متعدد ضروری مضامین بیان کئے گئے ہیں جن کا جاننا اس ثنوی کے ناظر کے لئے ضروری اور جن سے اس ثنوی کے اصل موضوع کو گہرا تعلق تھا۔

ایک یہ سوال بھی لوگوں کے سامنے تھا کہ دو شخص ہیں جن میں سے ایک عقائد و عبادات سے تو بالکل عاری ہے مگر اس کے معاملات و اخلاق نہایت اچھے ہیں اور اس نے اپنی ساری زندگی خدمتِ خلق کے لئے وقف کر دی ہے۔ غرض حسنِ اخلاق کا ایک عیب ہے۔ اور دوسرا بالکل اس کے برعکس ہے۔ یعنی عقاید بھی صحیح رکھتا ہے اور عبادات بھی پوری طرح بجالاتا ہے۔ مگر معاملات و اخلاق اس کے نہایت خراب ہیں۔ پندار سانی خلق میں ہمہ دم مستغرق رہتا ہے۔ مرنے کے بعد ان دونوں میں سے کس کی نجات ہوگی؟ کیا عقائد و عبادات نمونے کی وجہ سے اس پہلے شخص کے سارے خصالِ حسنہ اور معاملاتِ نیک ضبط ہو جائیں گے اور وہ سیدھے دوزخ میں

ڈال دیا جائے گا۔ اور صرف عقائد و عبادات کی وجہ سے اس دوسرے شخص کی ساری بد اخلاقیوں اور بد اعمالیوں سے چشم پوشی کی جائے گی اور یہ سیدھا جنت میں داخل کر دیا جائیگا۔ یا شخص اول کی نجات باوجود عقائد و عبادات نہونے کے صرف اخلاقِ حسنہ اور معاملاتِ صالحہ کی وجہ سے ہو جائے گی۔ اور یہ دوسرا شخص باوجود عقائد و عبادات کے اخلاقِ حسنہ اور معاملاتِ صالحہ نہونے کی وجہ سے دوزخ میں ڈال دیا جائیگا؟

یہ سوال ملک میں خوب شائع ہوا اور سنا ہے کہ اکثر علمائے حق نے اس کے معقول جواب بھی دئے ہیں۔ بہر حال اس فتویٰ میں اس سوال کا بھی کافی جواب موجود ہے جو غالباً اور بزرگوں کے جوابات سے نوعیت میں الگ ہو گا۔ دیکھیے ”رفع اشتباہ یارانِ طریقت“ ص ۴ اور ”مقصود از تخلیق جن و انس“ ص ۳۳ تا ص ۳۶

حضرت مولانا ابوالکلام آزاد مدظلہ کا شبہ

میں نے اس فتویٰ کے صفحہ میں تقریباً ”کے عنوان سے آئیہ کریبہ“ کے تحت لکھا ہے کہ ”لَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَائِقَ وَمَا لَنَا عَنِ الْخَلْقِ غَافِلِينَ“ کا ترجمہ اور اس کی ایک تفسیر لکھی ہے۔ یہ تفسیر اس میں شک نہیں کہ کسی دوسرے مفسر نے نہیں لکھی ہو۔ مگر صرف اس لئے کہ یہ بات میرے ذہن میں آئی ہے اور کسی

دوسرے مفسر نے نہیں لکھی ہے۔ یہ تفسیر غلط قرار دیدی جائے انصافاً صحیح نہیں۔
 اللہ کا کلام ایک دریائے بکراں ہے۔ ہر خواہش کو کچھ نہ کچھ نئے موتی قیمتی سے
 قیمتی مل جاتے ہیں۔ لوکان البحر مداداً لکلمات سربى لتفد البحر
 قبل ان تنفذ کلمات سربى۔ ولو جئنا بمثلہ مداداً ۵
 باقی راہیہ الزام کہ ”ترجمے میں ’فوق‘ کا ترجمہ نظر انداز کر دیا گیا
 ہے“ جس کی وجہ سے میری بیان کردہ تفسیر حضرت مولانا کے نزدیک محل نظر ہو
 صحیح نہیں۔

لفظ ”فوق“ کے معنی وضعی میں بلندی مکانی کا مفہوم ضرور ہے۔ مگر
 اس کا استعمال غلیہ ”زیادۃ“ احاطہ برتری، فضل وغیرہ معانی میں بھی
 بکثرت موجود ہے۔ باہر جانے کی ضرورت نہیں۔ خود قرآن پاک ہی کی سند حضرت
 ذیل آیتیں ملاحظہ کی جائیں۔

۱- وجاعل الذین اتبعوك فوق الذین کفروا۔ (آل عمران ج ۳ ص ۱۳) میں بمعنی غلبہ

۲- فان کن نساءً فوق اثنتین (نساء ج ۲ ص ۱۳) بمعنی زیادت

۳- وفوق کل ذی علم علیہ ۵۔ (یوسف ج ۱ ص ۱۳) بمعنی زیادت

۴- وهو القاهر فوق عبادة (الغمام ج ۱ ص ۱۳) بمعنی احاطت

۵- وانا فوقهم قاهرون۔ (اعراف ج ۱ ص ۱۵) بمعنی احاطت

۶- زرغبنا بعضهم فوق بعض درجبت (ازخرف ج ۲ ص ۲۵) بمعنی علویت

- ۷- والذین اتقوا فوقہم یوم القیامۃ (بقرہ ج ۱، ۲۶) بمعنی علو مرتبت
 ۸- لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی (ابتداء سورہ حجرات ج ۲، ۱۳) بمعنی شدت
 ۹- فاضربوا فوق الاعناق واضربوا منہم کل بنان (انفال ج ۲، ۲۶) بمعنی "علی"
 ۱۰- سردناہم عذاباً فوق العذاب بما كانوا یفسدون ۱۵ (حج ۱۵)
 ۱۱- ان اللہ لا یتحییٰ ان ینضرب مثلاً ما بعوضۃ فما فوقہا۔ بمعنی علاوہ

(بقرہ ج ۱، ۳) بمعنی "دُون"

مذکورہ بالا آیات کریمہ کے مطالعے سے صاف ظاہر ہو گیا کہ فوق کے معنی بلندی
 مکانی کی تخصیص ضروری نہیں اس لئے میں نے جو وجعلنا فوقکم میں معنی احاطت
 کو ملحوظ رکھتے ہوئے "فوقکم" کا ترجمہ فقط "تم پر" لکھا تو اس کے غلط ہونے
 کی کوئی وجہ نہیں۔

مگر سب سے زیادہ تعجب یہ ہے کہ مولانا نے فوق کے ترجمے میں بلندی مکانی پر تو
 اتنا زور دینا ضروری تصور فرمایا۔ مگر سبب طرائق کے ترجمے میں طرائق
 سے اجرام فلکیہ کے مراد لینے کے لئے کوئی قرینہ حالیہ یا مقابلیہ تلاش نہ فرمایا۔ طرائق
 تو "طریقہ" کی جمع ہے جس کے معنی راستہ، سیرت، حالت، کیفیت وغیرہ ہیں۔
 میں نہیں سمجھ سکتا کہ اس لفظ سے ستارہ کیوں کر سمجھا جا سکتا ہے۔

میں مضمون کو خواہ مخواہ طول دینا نہیں چاہتا اسلئے اپنی بیان کردہ تفسیر کی تائید
 میں اب صرف قرآن پاک ہی کی پوری آیت پیش کر دیتا ہوں جس کی آخری کڑی یہی

سبع طرائق والی آیت ہے۔ قال اللہ تعالیٰ وَ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلْطٰنٍ مِّنْ طِيْنٍ ۝ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نَظْفًا فِىْ نَرَارٍ مَّيْمِيْنٍ ۝ ثُمَّ خَلَقْنَا الْاِنْفَةَ عَظْمًا ۝ فَخَلَقْنَا الْعُقَّةَ مَضْعُوًّا ۝ فَخَلَقْنَا الْمَضْعَةَ عَظْمًا ۝ فَلَسُوْنَا الْعِظْمَ كَحَمَاقٍ ۝ ثُمَّ اَنْشَاْنَا ۝ خَلْقًا اٰخَرَ ۝ فَتَبَارَكَ اللهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ۝ ثُمَّ اَتَمُّوْا بَعْدَ ذٰلِكَ لِمَيِّتُوْنَ ۝ ثُمَّ اَتَمُّوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَبْعَتُوْنَ ۝ وَ لَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَائِقٍ وَ مَا لَنَا عَنِ الْخَلْقِ عُفْلٰلِيْنَ ۝ (اندھے سورہ مومنوں ج ۱۱ ع ۱) دیکھیے سبع طرائق کے سلسلے کو گن کر اللہ تعالیٰ کس خوبصورتی سے بات یہ کہہ کر ختم کر دی کہ ”فتبارک اللہ احسن الخالقین“ اس کے بعد چونکہ اصل تو موت و بعد الموت سے ڈرانا مقصود ہے اسلئے موت اور بعثت بعد الموت کا ذکر (بطور عطف نظر) مخاطب مبسوئے اصل مقصود کرتے ہوئے وہ سات حالتیں جو اوپر گن کر سنا دیں ان کو اجمالاً یوں بتا دیا کہ ولقد خلقنا فوقکم سبع طرائق الخ سبحان اللہ سبحان اللہ!

باقی رہ جاتی ہے ایک بات۔ وہ یہ کہ میں نے اپنی بیان کردہ تفسیر میں انسان کے تین عالم۔ عالم انتشار۔ پھر عالم اجتماع اس کے بعد عالم معاشر یعنی دنیا قرار دیتے ہوئے ہر جگہ اسکے سات سات حالات بیان کئے ہیں اور اس آیت شریفہ سے استدلال کیا ہے اور یہاں تو صرف ایک ہی عالم یعنی عالم اجتماع پشت پر دو ٹوکیم اور سات سات حالات بیان کئے ہیں اور بس۔ اسلئے اول و آخر کے سات حالات کہاں آئیں

اس وضاحت سے مذکور ہیں ؟

مختصراً اس کا جواب یہ ہے کہ پہلی منزل عالم انتشار کے سات حالات بھی قرآن پاک میں ضرور مذکور ہیں۔ مگر عالم انتشار کے حالات ہیں اسلئے اس کی آیتیں بھی منتشر ہیں۔ اور مختلف مقامات میں ہیں۔ جن کو یکجا کیا جا سکتا ہے۔ مگر یہ بات اتنی واضح اور صحیح ہے کہ ہر صاحب عقل اس کو بے دلیل تسلیم کرنے کا بلکہ قبل سے تسلیم کئے ہوئے ہے اس لئے اس کے لئے تمام آیتوں کو مجتمع کرنے کی خواہ مخواہ کوئی ضرورت نہیں۔

باقی رہیں بعد کی منزلیں یعنی عالم معاملہ کے سات حالات۔ اس کی آیتیں بھی قرآن پاک میں موجود ہیں مگر یہ بھی بے حد واضح ہے۔ البتہ اتنا ضرور ہے کہ یہ کوئی ضروری نہیں کہ ہر مولود پر یہ سات حالتیں گزریں۔ کیونکہ کوئی بچہ مرجاتا ہے، کوئی جوان، کوئی ادھیڑ۔ وَ مِنْ لَدُونِ مَيْمَنِهِ إِلَىٰ أَسْرَدِ لِي الْعُمْرِ اس لئے دنیا کی یہ سات حالتیں ہر ایک پر مترتب بھی نہیں ہوتی ہیں۔

آخر میں اس مقدمے کو اس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ سبنا اتنا
 فِي الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة و قنا عذاب الناس
 کہ اسے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی "حسنة" عطا فرما۔ یعنی توفیق دے کہ
 وہ سارے فرائض جو دنیا سے متعلق مجھ پر عائد کئے گئے ہیں۔ اور جن سے

اصلاح دنیا کا تعلق ہے اُن فرائض کو ہمیشہ پوری طرح ادا کرا۔ اور اُن کو پوری طرح ادا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اور آخرت میں بھی ”حسنہ“ عطا فرما۔ یعنی وہ فرائض جن کا تعلق اصلاح آخرت سے ہے اُن کو بھی ہم سے پوری طرح ادا کرا دے۔ اور اُن کو پوری طرح کرتے رہنے کی توفیق عطا فرما۔ یعنی حسنہ دنیا (حسن معاملات و حسن اخلاق) بھی ہم کو عطا فرما اور حسنہ آخرت (حسن عقائد و حسن عبادات) بھی ہم کو مرحمت کر۔ اور ہم کو عذاب دوزخ سے محفوظ رکھ۔ آمین ثم آمین۔

سَرَّهِنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝

خاکسار

تناعاوی مجیبی پھلواروی غفرلہ

رباعیات

مذہب جو نہ ہو، کوئی مذہب نہ رہے
انسان انسان نہ ہو جو مذہب نہ رہے

مذہب یعنی ہے اُدسیت اک لفظ
محل ہے وہ لفظ جس میں مطلب نہ ہے

مذہب کو سمجھ کے راہ ٹھکراؤ گے
اور عقل کی آنکھ پا کے اتراؤ گے

لیکن تم کام لیکے آنکھوں سے فقط
رستے کو چھوڑ کر کہاں جاؤ گے

گھرے شب تار میں نکلتے تو سی انکھیں ہوں مندی اگر سننے لے تو سی
 مذہب اگر راہ تو ہے عقل ہی آنکھ بے آنکھ کے راستے پہ چلے تو سی

ہے عقل تو مذہب کی نفرت کیسی؟ مذہب اگر عقل سے وحشت کیسی؟
 مذہب اک راستہ اور عقل ہے آنکھ رستے اور آنکھ میں رقابت کیسی؟

چارہ نہیں ہر چند روایت کے بغیر مانو نہ روایت کو درایت کے بغیر
 تقلید ہوتی اور تحقیق ہے شمع شب کو نہ چلو شمع ہر ایت کے بغیر

نشا عادی مجیبی غفرلہ

هَذَا كِتَابٌ يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ

(جائزہء بیٹے)

اِنْتَوَيْنِي بِكِتَابٍ مِنْ قَبْلِ هَذَا اَوْ اَثَرَةٍ مِنْ عِلْمٍ

(علیٰ جتہ سورہ احقاف)

اِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَاكَ اِلَىٰ مَعَادٍ (مَنْ خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ) (سورہ بقرہ ۲۱۰)

وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَائِقَ (سورہ بقرہ ۲۲)

وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غَافِلِينَ (مؤمنون حصہ ۱ رکوع اول)

(ابتداءء بیٹے جتہ سورہ بقرہ)

(آخر سورہ تخصص جتہ ۱۰)

مشنوی معاش و معاشی

(من)

العبد الذلیل لریہ الجلیل الساری

محمد الشہیر سخی الدین الممتعاسرف بتخلصہ منہا الفلواری

اوصلہ اللہ الیٰ حسن ماتنی ووقفہ لیا یحییٰ ویرضیٰ

حسب فرمایش ارکان مسلم ایسوسی ایشن پھلوار سنی شریف صنلع پٹنہ

مدد باہتمام سید نور حسن پھلوار سنی

پرنٹنگ و پبلسیشن: پھلوار سنی شریف صنلع پٹنہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

<p>عجرا از عرفان تو عرفان تو باہمہ نہایت پیدائیت بہت برنگِ درت نہادہ سر کل شئی حی من الماء افرید خالق الانسان من ماء مہین انسان کو ایک ذلیل پانی سے پیدا کرنا والا ہمہ دست پیاوشت وچم وگوش ہمہ جاز با عمّا جنینا قد فعل جو کچھ جنین رہنے کی حالت میں اس سے کیا جاسکے بئس للانسان الاما سعی انسان کے پاس میں جو کچھ کرے یہ بڑی اگرچہ استحقاق ہے فضلت کہیت</p>	<p>اے کہ حیراں عقلمادشان تو ذرہ ذرہ شاہد یکتائیت ہرچہ بہت از سرد و گرم و خشک تر قدرت کو فاعل بہر ماترید خالق اک اصباح سر ذائق الجنین صبح کرنے والا پیت کے بچے کو ذائق پورا والا بہرچہ انسان است از حلقوم و دوش مرد و راجشید اے کہ یزل سے نہیں نکلے داسے زانکہ خود فرمودہ ہے ذوالعطا ہرچہ النساں است از سعی است</p>
---	--

<p>اچھ زوارنیکوئی آمد پدید یک بلا پر مآلسبت کے خطیر جو کچھ اس نے کیا</p>	<p>دائیں اور مضاعف بل میرا از تو اس آمد و تعقوعن کثیر اور تو تیری باتوں سو ڈگر کر تا ہوں</p>
--	--

مَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَمَا لَسَبْتُمْ أَيْدِيَكُمْ وَيَعْقُونَ لِيُرِيَكُمْ سُوْرَةُ

<p>چوں کہم اے خالق بالادست سأب اذ عنی لان اثنی علیک</p>	<p>شکر نعمتہاے تو خدائے کبرست انما التوفیق امر من لدایک</p>
---	---

نعت

<p>حبذا ان شمع جمع انبیاء حبذا ہر خلق او خلق عظیم حبذا ہم امتی و ہم شہر مسلم</p>	<p>گردراہن کل چشم اولیاء ہم کریم و ہم روف و ہم رحیم خود سراپا سر علم و ہم علم</p>
--	---

اے تجھ... جو کچھ صفت تھیں تھیں ہے دریاں تھامے ہی باتوں کی کہ ہے... اے تعالیٰ بیت
۱۲

تامتے سایہ اش ظلِ خدا
اوم وحو امیان ما وطن

جدا شمع شبستانِ ہدیٰ
اوبنی و ہم شفیع المذنبین

مَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فِى الْأَرْضِ وَكَأَنى أَنْفِيسِهِمْ أَكَّافَى لَتَبٍ
مِنْ قَبْلِ أَنْ نَبْرَاهَا إِنْ ذَلِكْ عَلَى اللَّهِ لَيْسِيرَةٌ لِّىَلَّا تَأْسُوا
عَلَى مَا فَاتَكُمْ وَكَانَ تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ
مُخْتَالٍ فَخُورٍ

سورہ حدید جزء ۲۰

ترجمہ جو کچھ بھی (اچھا بُرا) تمہارے ساتھ ہو تمہارے زوے زمین پر یا خود تمہاری جاتوں میں وہ ایک کتاب
اور جو محفوظ رہیں لکھا ہوا ہو تمہارے قبل اس کے تمہیں اس کا نفاذ کریں۔ اور یہ اللہ کے نزدیک آسان ہے
یعنی قبل کسی بات کے ظہور ہونے کے اس کا پہلے سے کہیں لکھ رکھنا اللہ تعالیٰ کے لئے کچھ مشکل نہیں (اور
یہ اسلئے کہہ دیا گیا کہ جو کچھ تم سے چھین جائے اس کا کچھ غم نہ کیا کرو اور جو کچھ تمہیں ملے اس پر اترا یا
نہ کرو۔ اور اللہ کسی کو رکھنے والے شیئی بگھارنے والے کو سزا نہیں کرتا۔ ما اصابکم من مصیبة من نصیب
باللفظ عام ہے ہر وہ بات جو کسی تک پہنچے اس کو نصیبہ مصیبت کہہ سکتے ہیں۔ قرآن پاک میں ہے
ذات بُرْدٍ لَّكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَأْسَ اذْ كَفَّضْ لَهَا۔ بِصِيبٍ يَهْ مِنْ لَيْسَاءٍ مِنْ رِجَالِهِ فَفَضَّلْنَا نِعْمَانِ
کو بھی نصیب سے تعبیر کیا گیا۔ یہاں اس آیت سے استدلال یہ کیا گیا کہ آپ (صلعم) کے لئے نبوت
اوم جو اعلمہا السلام کی پیدائش سے قبل ہی لوح محفوظ میں لکھ دی گئی تھی۔ اسلئے یہ مشہور حدیث
مقط نہیں۔ منہ۔

منقبتِ قرآنِ مجید

اے اے آیاتِ فرمانِ مسبین حرفِ حشرِ رحمتہ لئومنین

وَتَنْزِيلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ۝
سورہ بقرہ آیت ۱۸۱

اَقْرَعُ وَاٰفِيهِ هُدًى فِيهِ شِفَاءٌ اِنَّهٗ يَشْفِيْكُمْ مِنْ كُلِّ حَاۡءٍ

قُلْ هُوَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّ شِفَاۡءٌ سورہ حم سجدہ - آیت ۲۴ - ۱۹

پارہائش پارہائے ہر و ماہ	صوفشاں ہر نثرش حوچ شمع را
صفحہ اش دیاے علم بے کراں	دندراں ہر سطر او موجے راں
فتح اش رصدفوح آید بہ پیش	کسرہ اش اجبیر کسر از فہم پیش
ضمہ اش منضم بہ شمار فوح	سر سیر سچوں کلید ففصل روح

ترجمہ - ہم اتارنے میں قرآن سے وہ آتیں جو شفا اور رحمت ہیں ایمان رکھنے والوں کے لئے ۱۳ منہ
 ۱۴ - کہہ دے (میں رسول) کہ وہ قرآن ایمان رکھنے والوں کیلئے ہدایت اور شفا ہے ۲ منہ

<p>واقفیت است و تفش رہنوں مرکزے باشد محیط علم را ورد و از زد و اربست امان لَئِنْ يَكْفُرْنَا مِنْ الْمَاءِ السَّابِغِ <small>یہ آداب کا آداب مجاہدہ</small> مس او یہ تا مظهر شد حرام تبدہ یا مالک آید، مسخن</p>	<p>از پے ولہاست زجرش سکوں نقطہ اش زد رہناں صد نکتہما تا تواناں را مد و ہر تدال کے یہ آید کاریں از آفتاب حرمش میں نماز و احترام جیند وقت تلاوت تچومت</p>
---	---

جلوہ گام معیشتن با اولم
رسبنا او بادور ہنر لم

تقدمہ

<p>یہ کسے ارخت از دیگر زبنت نعرہ آزادیت بہ تلو شش</p>	<p>اندریں دنیا کہ دنیا جوت ہر کجا، تو چو او از سر و شش</p>
---	--

<p>بے طمع گفتار و ستر پا طمع بزباں صد فقر ہائے مشتعل نام مذہب پر لب و تام وطن کہ لبر سو دئے آزادی ملک دست لب بکشادہ از بہر طلب در تہ ہر وعظ و در چپندہ ہم نہ بیند سلسلے معجزہ من یقول کہ می گوید؟</p>	<p>بنگہی جمعے بہر حاجت جمع مقصد بگفتنی پنهان بدل قوم قوم و ملک ملک لند رہن کہ لب غوغائے بربادی ملک دعویٰ حریت ایساں ارب لب گریہ ایساں برے خندہ نعرہ شاں "من حدو من بول"</p>
<p>ایں فعال در لقیطہ سنت یا نوم منتظر لیل ست اینکہ یوم کو در تشتت این لقب سببش حرم فاقہ ہست انیت نیت صوم کو</p>	<p>اے کمی در میان قوم قوم "قوم قومت ہست" آخر قوم کو قوم افراد منظم راست نام قوم اگر نبود منظم، قوم کو</p>

<p>صرف را بگزاشته خوانی چو نحو جملہ داری درسیاست انہماک اہرت بہت اقتصادیاتسا غفلت چوں از امور خانگی است بر مفاد قوم غارتہائے تست بندہ خود قوم خود را کردہ</p>	<p>قانع از تنظیم و در اصلاح محو شد ہمہ تہذیب و تدبیرت بخاک اے کہ بہتت ما جذب و اتہا ایں سیاستا تو دیوانگی است ایں سیاستا تجارتہائے تست دام آزادی مگر گسترده</p>
--	--

جمعے دیگر

<p>دعویٰ آزادی ہستش بلب محو در شگامہ وحشت اثر</p>	<p>ہچناں جمعیت خیریت طلب ہر زماں سوداے آزادی بسیر</p>
--	--

اے مراد از علم صرف علم خود یعنی صرف سے انفا لامفردہ کے احوال اور خود سے مرکبات کے حالات معلوم ہوتے ہیں
 اسلئے پہلے صرف پر علم لینا ضروری ہے کہ "تہذیب" سے مراد تہذیب الاطلاق ہے یعنی شخصی اصلاح۔ لے "تہذیب"
 سے مراد تہذیب الاطلاق ہے یعنی خانگی اصلاح۔ لے "ما جذب و اتہا" یعنی اشخاص تہذیب الاطلاق سے
 رہی ہیں۔ لے یہی تہذیب سے اقتصاد دی اور خانگی حالات خراب ہو رہے ہیں۔

<p>امتیازے نیرت درخود و کلاں می کند سالاریے ہر شکری از مریدانند پیراں سرنگوں شوہر اندر خانہ زن ز کو چھا راہ ازادی ہی جوید نبات دیگراں راہم رہا کن از قیود از برائے امن عالم علتے است زیر دستے از کجا یا باماں "جوش آزادی مگر جوش خون است"</p>	<p>نز و ایشیاں اندرین دوزماں تلیت در سر جز بواہی خود سری علم ثنا گردان ز استادان فرس شد زماں از خانہ دار بہار ہا از قیود امر و نہی اجہات خواہی ار پابندی خود را کثود ہے کہ ایں پابستگہار حستے است گر نیا شد جبر و قید اندر جہاں فہم ایں سر ہر کہ عقلش رہنمون</p>
---	--

جمع سویم

<p>ظاہر شہد است باطن جملہ ہر</p>	<p>ہمچنان جمع سویم باشد ہر</p>
----------------------------------	--------------------------------

<p> ہر نفس در خطرہ ایماں گسل عقل ایشاں بہر ایشاں عملکے ہر دوش نفس بدش اندر کہیں بندہ نفس ست او اما بشوق جملہ تسویلاتِ نفسِ این او ہر چہ خواہی کن کہ آزادیت دین انجینِ آزاد اگر با ید ضمیر </p>	<p> زعم حریت مرایشاں ایدل سید لاجرا ز ریشاں ہر یکے ہا رب از پانیدی دینِ مبین بندگی حق گلویش است طوق بندگی نفس اصل دین او گر پرستاری نفس ست انجین در جہاں ظلم ست جملہ دار و گیر </p>
--	---

<p> نیت این مفہوم آزادی دل در رہ تکمیل خواہشہائے خویش در رہ تکمیل فرض خویشتن در پس رہبر مگر آزادہ رو </p>	<p> اے کہ ہستی در ہوا ہا پاگل فکر آزادی تو میداری بہ پیش بایدت آزاد و حرم ز بستن بے رہی راترک گو بر جاہدہ رو </p>
--	--

<p>بادگر آزاده روکیساں پراہ جہدکن از بہر آزاد می شود</p>	<p>انچہ خودخواہی پے دگرخواہ ہاں مشو پابتد حرص نفس بد</p>
<p>قرض خود شناس و در دل شاد باش در دلے قرض خود آزاد باش</p>	
<p>رجوع بمقصد</p>	
<p>دستہا در دامن وحشت زده مَا يَفُوتُنَّ رُوشَن اَز مَافَاتِ او <small>انچہ برباد خواهد رفت انچہ برباد رفت</small> می کشد لیک آرزو پیاؤ شجر کرد کیجا خنجر و تیغ و تفنگ بررگ جان معاش و اقتصاد غیرت و شرم و حیا را سر برید</p>	<p>العرض این قوم حریت زده گل یومرد اہستہ حالات او بر سر شاخ است و در پیش شمر بہر آزادی چو کرد اعلان جنگ خنجر حریت او اول نہاد باز چوں شمشیر آزادی کشید</p>

کارِ انیاں حملہ از عقل مت دور
 شبرع و دین امرغ سبل ساختند
 عیش آزادان یورپ را بہ آرز
 عمر با رہند بر قارول حسد
 خوف خالق کرد از دلہا یروں
 تانیا شد و ہشت از روز حبرا
 می کند ہر جہت خواہد بے خطر
 جز بد نیابستش سعی و عمل

اے زہے آزادی میں اہل نور
 تیغ حریت سپس چوں آفتند
 ننگ زندایشاں ز چشم انیاں
 چوں کسانے کہ نینگ ظرفی خود
 اول میں قوم گرفتار جنوں
 منکر آمد بعت بعد الموت را
 خوف حشہ ش بازئے ترس سقمر
 ہر کسے ریشانت غافل از اہل

ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يُحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعَهُمْ (آخر کتب)
 انہ کے کوششیں دنیاوی سامان زندگی کی فزائی میں زیادہ ہیں اور یہی سمجھتے رہے کہ تم تو بہت اچھا کام کر رہے ہیں
 ۱۱۲

قَالَ الَّذِينَ يُرِيدُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا لَلدُّنْيَا لَلدُّنْيَا لَلدُّنْيَا مَا أُولَئِكَ فَاسْرُدْ
 رائے کہ لہذا و حُظَّ عَظِيمُوہ عیش دنیا کے طلبکاروں نے کہا کہ کاش کہ ہمیں بھی ہوتا جو کچھ
 فارون کو دیا گیا ہے۔ وہ تو بڑی قسمت والا ہے۔ (سورہ قصص ج ۲۰)

<p>یاست اقرار کے کہ انکار میں غلام خالفش گوئید و دشنامش و ہند خس ایشیاں را بود پروردگار قوتے، لیکن نہ صاحب قوتے قوتے بے صاحب قوت کجاست</p>	<p>یاست ایشیاں را ز دین انکار نام قوتے گوئید و حق نامش تہند بے شعور و بے حس بے اختیار ناگزیر آمد قبول علتے نیک اند عقل و دانش کر است</p>
<p>از سزائے جرم تا باشند دور کے وہد کس را سزاوی گم رہی لیک خوف از خلق بچہی کنند تا نباشد دیگران را علم آں جرم میدانند صرف افشا جرم ز دایشیاں بہترین باشد ہنر</p>	<p>ز اں ہی گوئید حق را بے شعور ہر کرا باشد نہ علم و آگہی زیں جنوں از خوف خالق آیند جرم نو بویج جرمے نزد شاں ز دشاں باشد نہر اخفا جرم جرم باشد در حد قانون اگر</p>

<p>حَسْنُ خُلُقٍ حُسْنٌ كَارٍ أَمِنِمْتُ دین بود با اہل عالم عدل و داد یہ کس را دین ما باشد ہمیں</p>	<p>خَلْقٌ رَاكُونِذَارٌ عُدِيمُ دین نیامد جز پے منع قساد مانیا از ایم بردوئے زمین</p>
<p>حقیقت از حقیقت ہست و نارہند از طعنه الحادِ خلق حَسْنٌ دَر خُلُقٍ تَنْتِ دَر کَارِ خَلْقِ اِنْيَانِ نَسِيتُ جَزْ بَعْضِ حَسَدِ رہبری خواہند و خود گم کردہ را ایں نہ بینند از بنگاہِ امتیاز گیر باشد یا نصاریٰ یا جہود حَسْنُ خُلُقٍ شَمْسُکٌ اَمِیں بُوَد</p>	<p>نیست این الفاظ غیر از قول و احتراز است این فقط از اذ خلق خود اگر بینی دریں اہل یا کار ایشان جملہ رشت و جملہ بد ظاہر شان و شن باطن سیاہ ایں اسیران کند حرص و آز ہر کہست از مسلمین از ہنود یا کے دہریہ بیدیں بود</p>

<p>نیکی کا رستہ از جاتم عزیز نزد ظالم ہم ستم کردن خطا ہر کے بگیزد از انقبض و ضد قتل بے جرم مت جرم سخت تر</p>	<p>ہر کہ بدکارست قول و ستم تر دزد ہم گوید کہ دزدی روا بحسب اہر کس شناسد خود متانماں را ہم ہی آید نظر</p>
<p>خلق داند خلق ارباب سدا خلق داند مسلک اہل ہم خلق داند مذہب اہل صفا نیست بیدیں ہر شخصے بزمیں</p>	<p>ہچساں جو دو سخا و عدل و داد صدق و ہمدردی ہم جرم و کرم صبر و شکر و عفو و اخلاص و وفا لیک باشد دین مذہب گہ ہیں</p>
<p>دیں عبادات و عقائد تمام جاں عبادات و عقائد ندریں</p>	<p>حسن خلق و حسن کارست امر عام خلق و کار نیک ایسے بدیں</p>

چوں ستوں باشی عبادت بہر اس	ہر عقائد الٰہی نبی شرع دویں
----------------------------	-----------------------------

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةُ عِمَادُ الدِّينِ مَنْ أَقَامَهَا فَقَدْ أَقَامَ الدِّينَ وَمَنْ هَدَمَهَا فَقَدْ هَدَمَ الدِّينَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نماز دین کا ستون ہے جس نے نماز قائم رکھی اس نے دین کو قائم رکھا۔ اور جس نے نماز کو کھارنا کوڑھا دیا اس نے دین کو ڈھک دیا۔

خانہ نبو دیے ستوں بیے بنا ہر کجا باشی جہاں بیکانہ ات کے تو دانی لذت حب الوطن خلق در کار تو دار پیش پس حسن کار و حسن سیرت باشد از کہ ترسی؟ گرنہ ترسی از خدا جز عبادت لیک شاہد نیست	سقف می اں خلق و کار تیک را تو کجا باشی چو نبو د خانہ ات سبہ بیکانہ اندر چسب بنو نبو د اعتماد، بیچ کس ہر کجا از خلق خوئے آیدت ہر کجا تنہا بیے باشد ترا نیست سیرت اگر عقائد نیست
---	--

<p>چون خدایت نیت اینت نیت ہم چون ترا نو د بدل خوف اخذ</p>	<p>وعدہ را سازی نو کد از قسم حسن اخلاقت نباشد معتمد</p>
<p>بے عبادات عقاید زبستن حسن خلقت باشدت نیسے کار</p>	<p>پس نباید اندریں دارستن بے عبادات و عقائد زینہار</p>
<p>اگر نہ باور آیدت این مختصر مشویم را چشم دل نگر</p>	
<p></p>	

تقریب

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى

وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَائِقَ وَمَا تَأْتِيهِمُ مِنَ الْخَلْقِ غَافِلِينَ

(سورہ ہومن - جز ۱۸ - رکوع اول)

(ترجمہ) اور ہم نے تم پر سات طریقے پیدا کئے۔ اور ہم (کو الٰہ) تخلیق سے غافل نہیں ہیں۔

ایک انسان پہلے عالم امتشا میں تھا۔ یعنی اس کے اجزا پہلے جدا جانے کہاں کہاں
منتشر تھے۔ اس کے بعد عالم اجتماع میں آیا جس کی دو ذرہ میں سے صلب پورا و رشکم مادر۔
ہیاں اس کے تمام ذرات جمع ہوئے اور وہ ایک نفاسا انسان بن گیا۔ ان دونوں ذروں
میں نقطہ تخلیق جسم ہو گیا اور جسم سے روح کا تعلق پیدا ہو گیا۔ جسم کی ہیاں اسی تکمیل ہوئی
حقیقی کہ تعلق روح سے لئے ضروری تھی۔ اس کے بعد عالم اعمال میں آیا یعنی عالم اسباب
میں۔ ہیاں پہلے جسم کی تکمیل ہوئی اور رفتہ رفتہ روح کی داعی پرورش اور تعلیم۔ اگر چاہے
روح تا تجربہ کار کو مکمل جسم مل جاتا تو بہت سے نقصانات کا احتمال کیا کہ یقین تھا۔ اسلئے
جسم کی تکمیل روح کی تعلیم کے ساتھ ساتھ رفتہ رفتہ ہوتی۔ پہلے عالم یعنی امتشا میں سات
مرحلے طے ہوئے۔ پہلے ذرات تھے جو پانی کے ساتھ پھر زمین میں بوسے ہوئے والوں

کی تو را ک بن کر اس کے اجزاء اور دوسرے اجزاء کے ساتھ اسی میں جذب ہوتے گئے۔ پھر پوچھا پھر درخت ہوا۔ پھر اسی میں شکوٹے نکلے جن میں وہ اجزاء اے انسانی بنائے۔ پھر پھل ہوئے۔ جن چند پھلوں میں اسی ایک انسان کے اجزاء اپناں تھے ان پھلوں کو اس آنے والے انسان کے باپ ماں نے کھلایا۔ اب حیب کہ تمام سے انہیں غذاؤں کے ذریعے اس آنے والے انسان کے اجزاء اس کے باپ ماں کے بدن میں آگئے۔ تو اب یہاں سے دوسرا عالم یعنی عالم اجتماع شروع ہوا۔ یہاں بھی اسی طرح سات مرحلے اس کو طے کرنا پڑیں گے۔ تین اس عالم کی پہلی منزل یعنی پشت پدریں اور چار دوسری منزل یعنی بطن ماوریں۔ غذا۔ خون۔ پھر نطقہ۔ تین صورتیں اوس کی جسم پذیر ہیں۔ اور علقہ۔ مضغہ اور عظام کبھی لحم (پڑیاں جن پر گوشت چڑھا ہو) پھر جنس بطن ماوری میں بنا۔ دنیا میں آیا تو یہاں بھی وہی سات مرحلے ہیں۔ مولود۔ رضیع۔ صبی۔ مراہق۔ بالغ شباب۔ کھل۔ ہرثم۔ اور اللہ تعالیٰ کچھ اس سے غافل نہیں کہ وہ کب کس منزل میں تھا اور ہے یا رہے گا۔ اور عالم انتشار میں اس کے اجزاء کہاں کہاں رہے اور کہاں رہیں گے۔

فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ۝

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

و بچھو

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَيْرِ خَلْقِكَ وَعَلَىٰ آلِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

کیفیتِ آفرینشِ انسانی

الْمَوْ نُخَلِّقُهُمْ مِنْ مَّاءٍ مَّهِينٍ ۝ فَجَعَلْنَاهُ فِي قَرَارٍ مَّيِّتٍ ۝ إِلَىٰ تَقْدِيرٍ
مَعْلُومٍ ۝ فَقَدَرْنَا فَنِعْمَ الْقَدِرُونَ ۝ (مرسلت آخر ج ۲ ص ۱۱۱)

یہ نہیں پیدا کیا ہم نے تم کو ایک ذیل بانی سے۔ پھر نیا یا م نے اس کو ایک ٹھہرنے کی جگہ میں
رہنے والا ایک مقدار معین تک۔ پھر اندازہ مقرر کیا ہم نے۔ پس کیا بچھا اندازہ معین کرنا ہوا ہے۔

جسم و روح و مناطقہ دار وہی
یا بقرمانا یا کن از من تو گویش

آدمی کو سہت امر و زادی
پیشتریں او چہ بود امر و بوش

<p>بود در عالم بہر اطرافش و انہا چوں در زمین کاریدند جملہ اجزایش زہر چارایش کردانہ در زمین جذبش بعد از آن سر بر زد و گشت نہال</p>	<p>مستشرا جزاے دیمقراطیس و آبہا چوں از فلک باریدند گشت با جزا ان دانیج چند روزیافت در وی پریش و ندران صد خوشہا پریشال</p>
---	---

وَهُوَ الَّذِي أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ نَبَاتٍ كُلِّ شَيْءٍ فَأَخْرَجْنَا
 مِنْهُ خَضِرًا نُخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُتَرَاكِبًا وَمِنْ أَلْحُلِّ مِنْ طُلُوعِهَا قَتُونَ
 دَانِيَةً وَجَبَّتْ مِنْ أَعْنَابٍ وَالزُّبُونُ وَالرَّمَّانُ مُسْتَنْبِحًا وَعُيُورٌ
 مُتَشَابِهٌ طُ أَنْظُرُوا إِلَى ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَيُبْعَثُ طَارَاتٍ فِي ذَلِكَ

لے دیمقراط۔ دیمقراطیس۔ ایک یونانی عظیم تھا۔ اجزائے دیمقراطی نفع نفع ذرات بسیط
 جن کی تجربی محال ہے جن سے عالم اور عالم کی سب چیزیں ہیں۔ پہلے اس قیورسی کا انکشاف
 دیمقراطیس کو ہوا تھا۔ اسلئے اسی کے نام سے یہ منسوب ہے۔ اسے آخیشج، عنصر چیا۔ ایچج یعنی
 آب و آتش و خاک و باد۔ لے مشجج معنی آمینتہ۔

لَا يَتَّبِعُ لِقَوْمٍ يُوْمِنُونَ ۝ (سورہ انعام جزوہ - رکوع ۱۲)

از شمر ہائش جو انسانے پجورد زاں تمع شد درو تو نہا ہم شہوتش راندہ سو پہلو زن انچہ از اجزا انسانے کہ بود	جسم او از وسعتہما ببرد دورس اندر بر قہائش و مبدم رفت و ایآھا لغشے لیکتہ محققی در خوشہ من حیث الوجود
---	--

(ترجمہ) (پوری آیت کا) اور اللہ تعالیٰ وہ جو جس آسمان را او پر ہے پانی آتا رہا پھر نکالی اس سے
بہرچہ کی حالتیں - پھر نکالی اس سے سبز کوئل (درخت) کہ نکالتے ہیں ہم اس سے تہ تہ دانے اور کھجور
کے اقسام سے کہ اسکے گھبے سے خوشے ہیں نیچے لٹکے ہوئے۔ اور باغ اگور زیتون اور انار کے لیک ڈبرے سے
فرتے جلتے اور مختلف - دیکھو اسکے پھلوں کی طرف جب وہ پھل دیں اور اس کے گھبے کی طرف - بیشک اس میں
ایماند قوم کیسے نشانیاں ہیں - فَأَحْضُرْنَا بِهٖ نَبَاتٍ کُلِّ شَیْءٍ - اس گل شئی میں بڑا مرتب ہے -
در تحقیقت نبات خوار جاندار کے اجزا اولی نباتات کے ضمن میں اس کے اپنے اجزا کے ساتھ آگتے ہیں
یہ اس کی طرف ایک نہایت لطیف اور بلوغ اشارہ ہے جن درختوں اور پھلوں کا تذکرہ اس آیت
میں ہے ان پھلوں میں مادہ نمونیہ کے پیدا کرنے کی بہت زیادہ صلاحیت ہو۔ ایماندار قوم کیلئے
ان میں نشانیاں ہونے کا ذکر کس قدر صحیح ہے فَتَنَّا کُرُوْا یَا اَهْلَ الْاٰمَانِ - ۱۲
لہ یعنی بازن خود شبہ ہم بستر شد - ۱۲

<p>وز شجر شد منطلق اندر شجر در تنش باخول مشکل آمده نطفه گشت یافت درین انتقال جمع اجزا پریشان منبست اولین منزل پس جمعیتش</p>	<p>منتقل از دانه شد سوک شجر وز ثمر در جسم آکل آمده چند قطرات دیش وقت بعال اینست آن نطفه که اصل آمست نطفه باشد جوهر صلیبتش</p>
<p>جمع گشته شد ز صلبه منتقل در رحم آن نطفه گشت اول علق</p>	<p>آخر آن اجزا تا آب و گل پس نفجوائی طلق بعد از طبق</p>
<p>کَلَّمَ كَلْبًا طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ - (سوره اشتقاق جزء ۹)</p>	
<p>کسوت آن عظم لحم آمد تمام روح بدنیا کرد در ماه و دهم یافت در دنیا در انسانی کمال</p>	<p>وال علق شد مضغه و بعد عظم مانده تا نه ماه اندر بطن ام در رحم او بود ناقص چون لال</p>

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ طِينٍ ۝ ثُمَّ جَعَلْنَاكَ
 نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَمْلُوءٍ ۝ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا
 الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظًا مَا فَلَسْنَا الْعِظَامَ
 لِحَاقًا ثُمَّ أَنشَأْنَا نُحُلًا خُرُوطًا فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ
 (رکوع جیل سورہ مومنون)

ہر شے کا میاں بی میسر نمی شود

ایں کہ ہر دانہ زوید از زمین
 شد اگر ہر شاخ خوشہ و رش

یک می بینی تو آخر باستقین
 ہچنان ہر نخل بار آور نشد

لف ترجمہ:- ہم نے انسان کو مٹی کے جوہر سے پیدا کیا۔ پھر ہم نے اس کو نطفہ بنا کر ایک ٹھہرنے کی جگہ میں رکھا۔ پھر ہم نے نطفے کو علقہ (یعنی جیسے پونے خون کی طرح) اور اسے اپنا بنا۔ پھر اس علقے کو لٹھڑا بنا یا پھر اسی لٹھڑی پر گوشت چڑھایا۔ اسکے بعد اس کو ایک دوسری تخلیق میں کھڑا کیا۔ پس برکت والا ہے اس طرح نہایت بہتر پیدا کرنے والا ہے۔

<p>کیش بود در معده کشفه گذر تا بود خون دل و قوتِ دماغ که تو اندامیہ نطفہ شدن تا کندش سوئے بطنی منطلق که دستش ساز و برگ مضغہ ہر جنس نبود کہ خیزد پر زمین</p>	<p>ہچنماں در خوشہ بود ہر تھر ہچنماں ہر لقمہ را نبود مساع ہچنماں ہر قطرہ خون بدن ہچنماں ہر نطفہ نبود مستحق ہچنماں اندر رحم ہر نطفہ ہچنماں ہر مضغہ کے گرد جنس</p>
<h2>ناکامی ناکامان</h2>	
<p>لیک شد و خاک گشتہ مضجحل در نمایش بعد از انقادہ سقم دیدہ لیکن گشتہ پامال کو غذا گشت مست لنع و یوم را</p>	<p>داتہاریز نداند رآب و گل ریشہا باشد کہ سر بر زد ز تخم سر بر ز گل کرد صد ہا تو نہال خوشہا گل کرد اندر شاخا</p>

<p>برز میں اجزاں از ہم ریختہ قے شد و از معدہ اش آمد بدر یا بروں شد از لب زخم ایلم در رحم قطعاً ندادندش گذر یک زان ممکن نشد آستنش بر فساد و سر نشد از دے هم یک نفس نکشید ہم اندر جہاں مرد بعد از ساعت روزی حے</p>	<p>بس ثمر ہائے بشلخ آدیختہ لقمہا باشد کہ خورد انسان دیدہ خونہا کہ شد زوایم لطفہا در احتلام افتد بدر آجا باشد کہ بگرفتہ ز نش مضغہا باشد کہ بود اندر رحم بس جنین رطبن مادر شد جہاں پچہما ز ایدہ شد اما گبے</p>
---	---

غور بر جوہ کامیابی و ناکامی

<p>مثل ہمہ گیر بہر یک تبدست یک سرشت و یک نہاد و یک قیست</p>	<p>بیخ دانی این سیمہ اشیا کہ بہت ہر قدر فرے کہ زان خبر بہت</p>
--	---

<p>ایں تفاوت ہست در نشو و نمو خائب ہم خاصر آمد دیگرے دیگرے در منزله آمد خراب بے سبب ہرگز نیاتد لیسر و عسّر</p>	<p>لیکن آخر اندر آہتا از چہ رو گر یکے را بر کف آمد گوہرے گر یکے شد در منازل کامیاب لاجرم باشد وجوہ فوز و خسّر</p>
--	---

(حاشیہ صفحہ سابعہ)

۱۵ اگر یہ کہا جائے کہ یہ دعویٰ صحیح نہیں۔ کیونکہ یقیناً ایک دانہ دوسرے دانے سے سرشت و نساہت قوی میں مختلف فرد ہے۔ اسی طرح ہر فرد دوسرے فرد سے علیٰ بذالقیاس ہر لطف دوسرے لطف سے۔ تو میں اس کو تسلیم کرتا ہوں کہ یہاں تو محض ظاہری اعتبار سے کہا گیا ہے۔ بسے شک کیسا وہی تجربہ کرنے سے ہر دو فرد میں فرق ضرور نکال آسکتا۔ مگر ان سببوں کی پہلی اصل یعنی اجزاء لایق تجزی یا اجزاء دیمقہ الطیبہ جو بسیط ہیں وہ سب تو یقیناً ایک سرشت و ایک نساہت و ایک قوی تھے۔ پھر ایسے متحدہ الحقیقہ اجزاء سے مختلف الحقایق اور تباہان اکتوائف اور متضاد احوال اشیا کیونکر بنے اور وہ کون سی نئی چیزیں تھیں جو ہر چیز میں لک (بطرف فصل کے) ایک شے کو دوسری شے سے ممتاز کر گئی اور ایک میں ملی اور دوسری شے میں نہ ملی۔ اس لئے اگر یہ اشیا جو بذاتہ یک سرشت و ایک نساہت و ایک قوی نہیں ہیں تو کم سے کم یہ سرشت و نساہت و ایک قوی تو اس جزا سے ہو رہی ہیں۔ فائزہ و تاسیہ نہ صرفاً

مَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَمَا لَسَبْتُمْ أَيْدِيَكُمْ سُورَةُ شُورَى جُورہ ۲۴

بے سبب سرگزنہ باشد خود و کور | خلق را خالق تمی گیر و بخور

ذَلِكَ يَأْتِيَنَّ اللَّهُ لَكُمْ يَوْمَ تَمُوتُ أُنْفُسٌ كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ تُقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ يَمْلِكُ الْأَمْوَالَ وَالْأَنْفُسَ بِطِلَافٍ لِيُظْهِرَهُ لِّلْعَالَمِينَ (آل عمران ج ۱۹)

مَا بِأَنْفُسِهِمْ (سورہ انفال خط ۱۰) ذَلِكَ مِمَّا قَدْ صُمْتُ أَيْدِيَكُمْ
وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَالَمِينَ (آل عمران ج ۱۹)

وَجُوهٌ كَامِيَانِيٌ وَنَاكِمِيٌ

ماہمی گوئیم از علم یقیں

چون بینی ہست اندر امتحاں

چیت وجہ فوز ان خسرین

گوش کن ہر ذرہ اندر جہاں

لہ (ترجمہ) جو کچھ نہیں نصیب چو نچی ہے وہ تمہارے ہی ہاتھوں کی کمائی ہے۔ کہ (ترجمہ) یہ اسلئے ہے کہ اللہ کبھی کسی قوم کو کوئی نعمت دیکر پھر اس میں تغیر نہیں ڈال دیتا جب تک وہ اپنے ذاتی امور میں تغیر نہ ڈالیں۔ کہ (ترجمہ) یہ اس وجہ سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے پیہ کیا ہے اور بے شک اللہ اپنے بندوں کے لئے ظالم نہیں ہے۔

<p>از خس و حاشاک و شاخ و برگ و گدگاہ و زرد آہو و اسپ را ہوار حَالَهَا تَحَلَّى لَلْعُرْجُ وَالْحَوْلُ ان کے حالات کہتا ہنارے حالات نہیں بنا کر حسب حالش وادکلیف عمل اِنْلَمْ تَسْبِيحُهُمْ لَا تَفْقَهُونَ</p>	<p>ہرچہ آمد شد مکلف از رالہ ہرچہ بہت از زان مرغ و مورما ہر کیے زان امثالہ ایک جماعت جو تمہاری طرح آفرینش چون حق عزوجل بہت در بیح ہر شود بطول</p>
---	---

وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا طَائِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّا أُمٌّ
 أَمْثَلَهُمْ مَا فَرَطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ لِي سَرَّ بِهِمْ
 يُحْشِرُونَ (العام ح ۱۱) وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِ
 وَلَكِنْ لَا تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ (بنی اسرائیل ح ۱۷) اِنَّ
 اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهُ مِنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرِ صَفِيَتْ ط
 كُلُّ قَدْ عَلِمَ صَلَوَاتَهُ وَتَسْبِيحَهُ (نور ح ۱۷) (ترجمہ ہرگز زبان نبروار)

لہ اور نہیں ہے کوئی چیز چلنے والی زمین پر اور نہیں ہے کوئی پرندہ جو اپنے دُنیوں سے اڑتا ہو مگر

ہر چہ زان آمد سر ہر منزے	مدرے آمد درں یا مقبلے
انچہ از احوال اعمالش بود	باعث اویار و اقیالش بود
منزے دار المکن گشتش اگر	شد بجرم منزل پیش مگر
از مصیبت ما اصابک اندر	باعثش من نفسک آمد اولس

وَمَا أَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَفْسِكَ (سارجہ ۱۱) وَمَا
أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَمَا لَسَبْتُ أَيْدِيَكُمْ (شوری ۲۸) (تبدیلے)

تفصیل فرایض جملہ اشیاء

دائ فرایض بہرہ آمد و نوع ہر دورا اگر بجا باکرہ و طوع

(یغیرہ شیعہ فرقہ) یہ سب جامعیت میں جوتنا ہے ویسی نہیں کی کسی سمرنے اس کتاب میں کسی چیز کے
رہی کوئی ضروری بات پھر ری میر۔ چیز بیان کر دینی کی تفصیل فروری تھی اس وقت مفصل فریض جملہ اشیاء
سیانے پروردگار کی طرف سے۔ اس سے کہ اور نہیں ہے کوئی شے مزہ را تہ کی (تعمیرت
کے ساتھ اس کی بیخ کرتی ہے۔ انہم سے کہ بیخ کو سمجھتے ہیں۔ سہ ہر شے کی بیخ کرتی ہے
ہاں تا کہ سارے دوسرے میں ہے۔ ہر شے کی بیخ کرتی ہے۔ ہر شے کی بیخ کرتی ہے۔ ہر شے کی بیخ کرتی ہے

وَكُلُّهُ أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَإِلَيْهِ يُرْجَعُونَ
 (تقرہ۔ آخر ص ۱۸) وَ لِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
 طَوْعًا وَكَرْهًا وَظَلَّلَهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ (آیت مجیدہ سورہ صافات)

ہم در اس منزل بود اور بقا	فرض اول آنکہ گر آرد بجای
از پئے آل فرض وارد آرد	ہم در اس منزل کہ مست امر و زام

لہ ترجمہ (اور اسی اللہ کے آگے سرطاعت ہوگی ہر وہ چیز جو آسمانوں اور زمین میں ہے خوشی سے یا مجبوری۔ اور اسی کی طرف وہ سب لوٹیں گے۔ لہ اور ان شری کے لئے سجدہ کرتی ہے ہر وہ چیز جو آسمانوں اور زمین میں ہے خوشی سے یا مجبوراً۔ اور ان چیزوں کے ساتھ صبح و شام (تنبیہ) میں نے ان دونوں آیتوں کے ترجموں اور ایسے ہر موقع میں "مَنْ" (جو عینی میں اسم موصول ہے اور اس سے ذوی العقول ہی مراد ہوتے ہیں) سے "چیز" مراد لی ہے۔ یعنی اس کو ذوی العقول وغیر ذوی العقول کیلئے عام رکھا ہے۔ اس کی وجہ بیان کر دینا ضروری ہے۔ ورنہ سنی زمین سے اے عربی و اس نور معترض ہو جائیں گے۔ بات یہ ہے کہ اوپر کی آیتوں میں کردہ آیات سے یہ ثابت ہے کہ چیز پروردگار کے ساتھ ہر چیز اللہ کی بیخ کرتی ہے۔ اور اسی عموم مطلق اور اطلاق عام کے ساتھ رجعت ہی آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے اس مفہوم کو بیان کیا ہر شے لیسبغ اللہ فی السموات و ما فی الارض و انہما کے سورہ جمعہ ۲ وغیرہ۔ اس لئے ماں لفظ ذوی العقول کو خاص کرنے کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی۔ اصل یہ ہے کہ کہیں تو خیال اہل تائید تعظیم "ما" موصولہ عام یا کیا اور میں صرف اس خیال سے کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کی بیخ ہو کر آیا کرہ خود مرے میں تو ان کو غیر ذوی العقول

ہم دریاں منزل کند نشو و نما	حسب مقدارے کہ کردش ادا
دُخ دیگر ہم دریں منزل بود	اکو چو زاد منزل دیگر شود

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) کیوں قرار دیا جائے۔ بلکہ اس کام کے کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو بھی ذوی العقول ہی میں داخل فرمایا۔ اور حقیقت بھی یہی ہے ہر شے بلکہ ہر ذرہ جب اپنی نماز اور تہجد کی بیخ یا تلبے کی کلمہ عَلِمَهُ صَلَوَاتُہُ وَتَسْبِيحَاتُہُ تو علم نماز و تہجد بلکہ مطہقا علم بغیر عقل کے کیونکر ممکن ہے۔ البتہ ہماری عقل اور ان کی عقل میں آسان و زمین کا فرق ہے۔ ہمارا اعتبار سے وہ یقیناً عقل میں مختصر یہ ہے کہ ایک عقل ہو لانی اللہ تعالیٰ نے ہر شے کو دی ہے۔ اسی اعتبار سے یہاں سب کو ذوی العقول ہی قرار دیا گیا ہے۔ اور میں اسی عموم کو قائم رکھنے کیلئے ترجمے میں ”صن“ کا ترجمہ ”چیز“ یا ”شے“ کیا ہے۔ واللہ اعلم۔ اکتسبوا العلم وَظَلَّلَهُمْ بِالْعُدَّةِ وَالْأَصَابِلِ یعنی ان چیزوں کے سامنے کلمہ صبح و شام اللہ تعالیٰ کو سجدے کرتے ہیں۔ سایے کا زمین پر گرنا ظاہر ہے اسلئے اس زمین پر گرنے کو سجدے سے تعبیر کرنا نہایت لطیف ہو۔ مگر کہا جاسکتا ہو کہ یہ تو ایک شاعری ہوئی (نعوذ باللہ من ذلک) کیونکہ سایے کا کوئی مستقل وجود تو ہے نہیں۔ یہ تو ایک اعتباری چیز ہے۔ روشنی جو زمین پر پڑتی ہے یہ ہے آفتاب یا چراغ وغیرہ کے سامنے آجانے سے مجھ پر لگتی اور میں نے زمین کی جتنی جگہ روشنی پڑنے سے روک لی تا ربک نہ تجی اوسی کا نام سایہ ہے۔ اس تو ایک مستقل چیز قرار دے کہ اوس کو کبھی مضبوطی اور مستحکم طوعا و کرہا قرار دینا یہ معنی دار و۔ تو میں کہوں گا کہ ایسی کتنی اعتباری چیزوں کو سانس نے اب مستقل الوجود منو ادیا ہے مثلاً آواز کہ ہوا کی کیفیت تھو جی کا نام تھا۔ مگر آج مجھ کو کہ گراموفون کی بیڑیوں میں بند ہے۔ اور ٹیلیفون کے تار پر دوڑتی پھرتی ہو۔ عکس۔ کہ اس کی حیثیت بھی بالکل سایے کی طرح ہے۔ جب آپ کسی شے کا چہرے کے سامنے ٹھہرے ہو جاتے ہیں تو

<p> باشدش در منزل دیگر بقا اجرش آنجا یابد و ناز و بخود حبش آنجا نفع یابد بیش و کم آن کند گوهر دو قرش شد او کو زہر یک عمدہ اش آمد بذر عیش امرزش بود بانی ہوس باشدش فردا تہی از عیش دست </p>	<p> اندرین منزل اگر گردش ادا ہر قدر کس جا ادا آل فرض شد ہر قدر زادے کہ کرد اینجا ہم الغرض منزل بمنزل ارتقا آل بود در ہر منازل بہرور فرض امر و زار ادا کرد است بس فرض فردا اگر بجانا وردہ است </p>
--	---

کلیاتی

(حاشیہ بقیدہ حاشیہ صفحہ سابق) تو آپ کی شکل اوس میں نمایاں ہو جاتی ہے جب آپ ہٹ گئے تو آپ کا عکس بھی غائب ہو گیا۔ مگر نوٹوں میں آپ کا عکس مسالے کے دام میں گرفتار کر لیا جاتا ہے۔ دور کیوں جائے۔ سنگ مشعر ہی کو دیکھے لکھتے وغیرہ کے عجائب خانوں میں ایسے پتھر آپ کو بہت ملیں گے جن پر دستوں کا سایہ چم کر رہ گیا ہے اور وقت کی پوری تصویر اس پر نمایاں ہے۔ ایسے یقیناً سایے کا بھی ایک مستقل وجود ہے۔ کایکلمو حیوۃ سر پاتک اکا ہوسط اللہ کی مخلوق کے حالات و کوائف کو کچھ وہی پوری طرح جانتا ہے۔ سایہ نطاہر مجھ سے واسیہ فرد ہے مگر اس کے غیر مستقل فی الوجود ہونے پر ایمان رکھنا صحیح نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم و علیہ اتم۔

وَفَرِحُوا بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ
الْأَمْتَاعُ (سورہ رعد ج ۱۳ ص ۳)

فارغ ست از فرض امروز کار	ق	فکر فردا او کردار دے
بگذرد امروز او گو در تعب	ق	لیک فردا باشد شش و شش و طرب
ہر کر امروز و فردا خالی است		تراہتمام ہر دو فالخ غبالی است
حالت استقبال او شد ہر وید		شد تباہ امروز و فردا ہم شود

استشہاد از حالات سابقہ

حالات نطفہ

اے کہ داری عقل و علم مستند		می تنی بزکتہ سخنجی ہاے خود
گرنگا ہے انگنی در نطف		ریشہ بینی بر ہر قطرہ
ریشہ اش کوئی و یاد و ویت		لیک باشد جملہ در آب کشف

<p>کے بود محفوظ در صلب پدر کے کند آن ریشہ سوی بطن رود کار آن بی این نگرود منصرم در رحم ہرگز نمی یابد وجود در رحم آید ہم باز از کجا یابد این چا پرورش از فضل رب در رحم لیکن چہا در خود فرود</p>	<p>ریشہ و آبش ہم نبود اگر گر رفیق رہ نیا شد آب او سیل آبش می رود سوائے رحم گرتہ از صلبے رسیدن آب و دود یا خود آب ار تاورد این شہا آن ہمہ آید درین از صلب رب ریشہ از صلب گو کارے نمود</p>
--	--

تذییل

<p>بہر او چا ووش باشد در طریق سہل تا گرد برہ اورا گزر را لکیرے بہت این آن ہنوں</p>	<p>تطفہ را باشد مذی "ہچول رفیق می کند این صاف اش پیشتر بے مذی "ہرگز" منی "ناید برول"</p>
--	--

بیش از پیش نیست باور کتب حاج در رحم چوں دیگر از دو کار نیست	ز آن نگشته هر دو با هم هم مزاج جز منی این جا "مدی" را یا نیست
--	--

حالات جنین

بچنای اندر رحم دار جنین هم سر و هم گزن و مخلوق دوش هر دو آن هم دارد و هم هر دو ساق غیر عضو انجا ستش هم چیزها چون شبیه کشت بود بچوں لحاف این و آنجا گچ ستش ناگزیر در رحم بوسه تقایش را مدار آن دو صفرش در رحم بوده مفید	دست پا و سینت و پشت و سر هم دهان بینی هم چشم و گوش است او را هر بدن از حقیقت طاق کش بود بے آن محال آنجا بقا ریمانے نیز رویده ز نواف لیک در دنیا حقیر از هر حقیر لیک پیش در جهاں ناید بکار ز آن نشد از جنین اعضایش عدید
---	---

آنچه از اعضا جنین دارویم
 هست تاں بعضی که اندر بن تیر
 بچو دست پا و زانو کا درش
 لیک در دنیا ہم اقتد بچہ را
 چشم و گوش و بینی و کام و زبان
 عقلش ارباشد گوید اے خدا!
 لیک چوں آید درین دارالقرار
 بنید از چشم و ز گوش او بشنود
 گرنیاز چشم و گوش از بطن ام
 یا خود از مار در بطن او دست پا
 گز بطن مادر آید کو رو کر

ہر یک اور در رحم آید ہم
 میدہ نفس توے اے عزیز
 زین ہمہ باشد نشستے خوشترش
 از ہماں دست و ہماں پا کار ہا
 ہیچ نفعی نیست نہاش اندر
 این ہمہ اعضا و ادوی چہ را
 چشم و گوش ہم دین آید یکار
 می مکد ہم می چشم ہم می خورد
 در جہاں پیش عمی و مکم و مم
 در جہاں دیگر کہ نخبند بچہ را
 از کجا یا بدگر کسح و تبصر

حَالَاتِ دُنْيَا بَعْدَ پیدائش

از حواج با خود آورده بے
ہم شمیمہ ماوے ہم آں رسن
قطع شد آں حبل روئید ز نواف
اندریں منزل نہ بخشین صح سو د

بچیاں چوں جہاں آ کے
بست اور اجملا اعضا بدن
شد جزدو آں شمیمہ آں غلاف
کال مفید منزل پیشینہ بود

تہ اجا بیہ از وقت

اکثرش ای بے بماند تا حیات
می کند سر ہر چہ پیش آید فہم
گیرد از دست پھایش می دود
گاہ می آید بحفل در کلام
می کند کار بد و کار نیکو

لیک اعضا کیش بواجز اذات
زا پنچہ آورد دست با خود از رحم
بمید از چشم و نگوشش نشنود
از دہن گاہے خورد آب طعام
العرین از ہر چہ پست اعضا و

<p> که گذیر دیگران ظلم و جفا اگر با عدل هم رساند سود و نفع گشت از وی نظم اعضا منظم از تجارب روح را بخشد توان نیک بد چو قسمت اعمال جسم نیک از نیک آید و رحمانی است کردش تحصیل تا دانی بود حاصلش کن تا کنی فردا طرب و او توان نیک ز خلد و نعیم </p>	<p> که کند با سجد گر لطف و وفا که اعزه را کند از خویش دفع ترا نچه آورده در صلب اندر رحم ترا نچه آورده ز لطن اندر جهاں آن توان روح باشد بر دو قسم بد بدش می زاید و شیطانی است آن توان بد که شیطانی بود و او توان نیک که باشد زرب آن توان بد بر دو سوے جسم </p>
---	---

بیان نتیجه استشهادت سابقه نجاطیت

روح را حاصل تو آنها کرده	ایکه خوش سامان همیا کرده
--------------------------	--------------------------

فرصتِ صلبِ راکردی ادا	فرصتِ لطنِ آوردی بجا
فرضِ دنیا پیش تو امر و زہت	ہمتِ خود حیف اگر کردی تو پست
بایدت گر راحتِ دنیا و بس	فرضِ دنیا کن ادا ہے بوالہوس
یک زریں بعدتِ ناشیخِ سحرِ حق	آبِ آری در آخرتِ گویِ سبق

فَمَنْ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ
 بعض لوگ وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار دے دے ہم کو دنیا (میتیں) اور ہمیں ہر اسکے لئے آخرت میں

مِنْ خَلْقٍ (سورہ بقرہ ص ۲۴) مَثَلُ الَّذِينَ نَفَرُوا مِنْهُمْ أَعْمَالُهُمْ
 کوئی جہتہ کافروں کی مثال ایسی ہی ہے کہ ان کے اعمال مثل بالوکے

كَمَا ذُكِرْتُمْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ لَا يَقْدِرُونَ
 میں جس کو ہوائے اڑی ہو اندھی کے دنوں میں جو کچھ ان لوگوں نے کمایا

صَالِسُوا عَلَى شَيْبِي (سورہ ابراہیم ص ۳۱)
 اوس میں کسی پر کچھ قابو نہیں رکھتے۔

عیشِ عقیقے اگر تو خواہی تیر ہم
 اور اداں منزل ہم ایں جا کن ہم

وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ
 اور ان میں بعض یہ ہیں جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار دے ہم کو دنیا میں بھلائی اور آخرت میں

حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ - اُوْلَئِكَ لَهُمْ نُصِيبُ مِمَّا
 بھلائی اور بچاؤ کو عذاب دوزخ سے۔ - یہی لوگ ہیں کہ ان کے لئے نصیب ہے۔ جو کچھ

كَسَبُوا وَاللّٰهُ سَعِيْعُ الْحِسَابِ (سورہ بقرہ ج ۲، ۲۴)
 انہوں نے کما یا ہے اور اللہ جلد حساب کرنے والا ہے۔

مَا تَقَدَّرَ مِنْهُ وَاَلَّا نَفْسًا مِّنْ حَيْثُ نَدَىٰ وَلَا يَدْرَأُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ جُوْدًا عَظِيْمًا
 جو کچھ تم آگے بھیج گے اپنے نفس کے لئے بھلائی تھے اس کو پاؤ گے اللہ کے پاس یہی حالت میں کہ وہ
 اَجْرًا۔ (آخر نزل ح ۲۹)
 بہتر ہو گا اور جہی حشیت سے بڑا ہو گا۔

رفع اشتیاء یا ان طریقت عطف نگاہ شان سو حقیقت

وز بنا تم عقدہ نکشایدت
 ہی کہ از یک مشتہ صحت تمہ
 در عبادات و عفا مدل مسند
 ویں عفا مدی اسخ غیر از وہم نیت
 از حق وہم از حقیقت یہ خبر

انچہ گفتم کہ باور نایدت
 از چہ ہستی در حقیقت مشتہم
 تو ہی گونی ز من اسے ہوشمند
 ایں عبادت کار اہل فہم نیت
 آہ اے نا آشنائے ہمز سر

<p>حسنِ خلق و نیز حسنِ کار و بار تو ہمیں یک فرس تپاری تو دو تا چو دی، "تو دو اہم از یاد تو رفت منزلے دیگر ندانی بعد ازیں تیسٹ جزیر کار امر ورت نگاہ خلق خود رار انگاں دانی مگر</p>	<p>فرس دنیا کردہ صرف اعتبار غیر ازیں فرسے نباشد نزد تو یا مگر عمر تو باشد شہت و ہفت یا ہمیں منزل تو دانی آخریں راں شدی فارغ ز فکر زاو راہ مرگ رادانی فناے بے ضرر</p>
<p>اَلْحَسْبُ جَمْعًا اِنَّمَا خَلَقْنَا لَمْ نَعْبُدْ اَوْلَانَا لَمْ يَلْبَسْنَا لِيُنَاكَلْنَا كَقَرَابَتِ سَوِيْرٍ کیا تم نے جو کیا ہے کہ ہم نے تم کو محض بیکار پیدا کیا ہے؟ اور تم ہمارے پاس لوٹ کر آئیے تو ایسے ہیں جو</p>	
<p>اس نفہیدی "ہمیں باشد کماں" اس تکفٹی "منزلے تبود دگر" "منزلے دیگر نباشد بعد ازیں" جائے رفتن راندانی معتبر</p>	<p>بودہ و وصلیاب لیکن درں بچھاں د رطن اُم مانی، مگر اندریں منزل چر پاروی لقہیں نقی رفتن ہیج تو اتانی، مگر</p>

<p>یاد کن از سناختِ عمر خویش با خود آوردی تو سامانِ تمام آں بهم کردن ہیں جایا بیدت رنج بے برگی بنا دانی کشتی در سفر بزرگ قدم بنید خطر</p>	<p>ایکہ داری عقلِ مشی و علمِ پیش تو نہادستی بہر منزل کہ گام انچہ سامان بہر عقبی بیدت ورنہ در عقبی پشیمانی کشتی ہر کہ بے زادش بود عزمِ سفر</p>
---	---

مَقْصُودُ اَز تَخْلِيقِ حَبْنِ دَانِسْ

<p>تا پرستندم مگر این ہر دو جنس جز پرستش نیست چہ اندر جہاں</p>	<p>گفت حق من نافریم جن دانس علت غائی خلق انس و جان</p>
---	---

مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ۝ سورة موعظہ (۲۰)
 میں نے جن و انس کو نہیں پیدا کیا مگر اس لئے کہ یہ سب میری عبادت کریں۔

<p>آمالِ غورِ رمز این تو اے سید</p>	<p>گزنہ تا سید از پر رحماں رسید</p>
-------------------------------------	-------------------------------------

<p>روبن حی دار و ازین گوش کن</p>	<p>گر تو خواهی فهم سہرائی سخن</p>
<p>کار آن منزل تو سازی لا کلام باشدت آنجا از اسباب قرار سعی ز اد منزل دیگر کنی کا ندیریں منزل تو داری جویت تو خس و خاشاک را حاصل ماں</p>	<p>تا تزا در منزلے باشد مقام بہر آن منزل کتی چند آنکو کار مدتے این جا اقامت گر کنی لیک نبود مدعاے صلیت اصل کارت کار این منزل ماں</p>
<p>آنکہ از بہرت چہ ساماں شد ہم نول غذایت می رسید از سیماں بودت آنکہ از نفس ہم لیک ابا شد ہمیا بہرت از پت قدر</p>	<p>تو چو خود بودی خنیں اندر رسم در شیمہ بودہ ات حفظ و اماں داشتی از دست زانو احتبنا این قدر بودت چو انجا ناگزیر</p>

<p>نامدی در لطن اُم برہیں چوں سر و چشم و لب و پشت و شکم بہر اشکمال بر ہر عضو تن کار دنیا راست لیک آہنا مدار تا کنی اسباب دنیا را بنم</p>	<p>لیکن اصل ب پدر تو اجین بلکہ بہتت عضو ہا کردن ہم آمدی در لطن اُم اے گلبدن اکثرش گونا بدت آنجا بکار پس تو ماہے چند نامدی و شکم</p>
<p>از برائے کار عقبی آمدی ہم مکن کہیں جا تو مستی جا بڑ گبر ہست این اثنائے رہ بگز زبرد تا تو سازی کار عقبی این ماں تا نہ در عقبی شوی ندو بگیں</p>	<p>ہچناں تو چوں بد نیا آمدی کار دنیا آنچہ باشد ناگزیر لیک محو ز خرف دنیا شو متر آ آوردہ اتہ اندر جہاں اندریں دنیا تو سازی کار دیں</p>
<p>کار عقبی حرب عیادت نیستی تیج</p>	

پس تو باغیر از عبادت دل پیش	
اے کہستی مقصد خلق جہاں	ہست بہرت این زمین آسماں
اے ترا علم ازل تعلیم شد	خلق تو در احسن التقویم شد
عَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا (بقبرہ حلد) لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ اللہ نے سکھائے آدم کو تمام اسماء۔ القریم نے انسان کو پیدا کیا اچھی ساخت میں۔	
در علو نخبیدہ اندت امتیاز	پست تر گردی تہ از ہر پست باز
تَوَسَّعَ دُنَاؤُا سَافِلِينَ ۗ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ (سورہ تین قسم) پھر ہم نے انسان کو سب سے نیچے درجے میں ڈال دیا مگر ان کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے۔	
زیر تنزل کے نماید حفظ تو	غیر از ایماں و عملہائے نکو
پس تو مومن باش و صالح در جہاں	تا بیابی از تنزل ہما اماں
کار خود اینجا تو ایساں کن	از پے کارے کہستی آں کن
رَاٰ بِقُرْآنٍ حَسْبُهُ الْكُفْرُ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لَعْنَةً	

دفعہء دخلات

دخل

<p>ایکے دانی بہت دنیا لےجے زیت رسانی کہ بہر خوردن است موت را ہم تو ندانی حسب فنا تو ز مردن رنج داری این قدر حیف! اگر نشا حتی امر ہوش تو بای دانش چوستی بے خیر</p>	<p>نیت غیر از زیت درو سے مطلبے غم مگر داری کہ روز مردن زان ندری از غم مرگ اعتنا کہ تو گرد و منتشرع این مال و زر علت غابی این فردا و دوش بشنو از من من ہی گویم رسر</p>
--	--

دفع

علت غابی ادوات تو الذ

<p>گرچہ صلب و خصبہ و احویل ای</p>	<p>ہست بہر شایہ عیش و طرب</p>
-----------------------------------	-------------------------------

<p>فهم کن، گر فهم داری اسقطین تا ناما ید نطفه را از ریبه</p>	<p>علت عایش لیکن نیت این فطرش نجسده است این او عیبه</p>
<p>گر چه هست از جمله اعضا بدن هم پیش زندگی را از حی سده دانست هرگز نه من مرد و هم تا در و آن نطفه گردد مضغه و آن حسنی را پرورد از خون خود یا حسنی را بود راه خروج</p>	<p>بچنان فرج و دم از بهر زن دفع خون حیض از او می شود علت عایش اگر دانی همین عایش باشد که گیرد نطفه مضغه تا در حین نیت رسد فرج باشد نطفه را راه ولوج</p>
<p>علت غائی حیات دنیا</p>	
<p>علتش دانی تو است ظاهر است</p>	<p>بچنان دنیا و مایهها که هست</p>

<p>بعد ایامے بھرت مُردنت</p>	<p>ماندنت یا خفتنت یا خورتنت</p>
<p>ا بر و یاد و این مین و این زمان این بیح این خرف و این صیف و شینا وین جاد اتنے کہ ہر یک کمیاست ظلمت ہم تور و ہم ظل و حرور ہر چہ بہت از سرد و گرم و خشک و تر زانکہ بینی سعی ہر یک دم دم بہت این نحو غایب ہر چہ چار سو کیست یوسف؟ وین جہاں با کیست خود تونی را ز ازل سیر ابد ملک تست این جملہ تو ہستی چو شاہ</p>	<p>این مہ و حہر و نجوم و آسمان این شب و این روز این صبح و مسا این نیات اتنے کہ در نشو و نماست ہم خرید و ہم وزند و ہم طیور ہم فضا و ہم ہوا، ہم بگرد جملہ در کارست این دانی تو ہم لیکن آخر کیست آن کہ بہر او جملہ در کارند اگر آن کار کیست؟ لے خود و غافل اندانی قدر خود خود تونی کہ بہر تست این کار گاہ</p>

<p> لطن مادر بچپاں تک جنیں تاروانت را بر حیم تو جاست حق خود بگرفته در لطن آمدی نے شدہ سرور شتہ کار تو گم خون اور خوش غذا پیداشتی شیر و آغوش ترا بدمک مال بود تدبیر تو ہر تدبیر او بانہاراں ساز و ساماں آمدی در سفر گاہے نختی در رہے غافل از انداز لطن اُم شدی </p>	<p> نطفہ را بصلیب زیر نگین این جہاں و جملہ ما فیہا تراست چون ز صلب آب بجد نطفگی باز چوں بودی جنین در لطن اُم لطن مادر در تصرف داشتی مادرت چوں ترا پس ہم مادوں صرف کردی چہ او با شیر او آخر انکوں بچوانساں آمدی دل نہ با صلب رحم بستگی گے اندرین منزل چہ از خود گم شدی </p>
<p>بسترے لطیف</p>	
<p>بہت دنیا منزل حیم کشف</p>	<p>بشنوا من گویت سر لطیف</p>

<p>جسم را با جسم باشد کار و بار این جہاں جسم جملہ زان تست سوئی دیگر منزلیں بتا فتی این جہاں نیز ہست جہاں ارتقا ہر چیز ہست اعضا و آلات جانت کار ہا و خود کند زیں آکھا بینی و گوش و سر و چشم و دہن می برد روز سوئی روحانیاں زان مقامت حسب اعمال تو ہست ہست بخین جا و روح لہام کے بکار آید معاویہ و حسیل جسم و اعضا با تو آنکہ کے رسد</p>	<p>عالم اجسام با جسم ست یار در میان جسم تو تا جان تست دولتے و منزلیں چوں یافتی ہر کجا شد ارتقا کے مرتزا جسم تو روح ترا اکون ہکانت روح تو نامتے در این سرا بیش ازین چیزے دگر تو بدین مرگ تو روح ترا زین خاکداں وز پے روحانیاں منزل دو ہست روح نیکان راست علیین مقام ناگہاں چوں آیت پیک اجل روح تو تنہا بدان منزل رسد</p>
---	--

ع
 معاذیہ صحیح
 معذرت غدار
 حلی صحیح
 حلیت

آخریں بازو و پشت دست و پا	اول از تو آن مشیم شد جدا
رُجُوعٌ بِمَقْصُودٍ	
<p>چوں بکار آمد بطن اُم ترا چوں تو آوردی چہ نفع آمد نظر چیز با با تو پیش آنجا بردن است بے سرو سامان شوی در آخرت وقت فتن باز با تو بردن است لیک بہتر بردنی تقویٰ بود</p>	<p>پس ز صلب آوردت آن شبہا وز رحم این دست و پا و پشت و سر باز زیں جایت بجا رفتن است گر نہ بردی بیخ زینجا یا خودت بلکہ اینجا اولت بفرستن است گو ترا بفرستی صدا بود</p>
<p>وَمَا نَقَدُوا لِنَفْسِهِمْ مِنْ خَيْرٍ لِّدَا وَلَا عِنْدَ اللَّهِ (آخر سورہ زلزلہ) • جو کچھ تم آگے بھیجتے اپنے نفس کے لئے بھلائی ہے اس کو پاؤ گے اللہ کے نزدیک۔ وَنُكْرُوا وَوَدُّوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ۔ (سورہ بقرہ حصہ ۷۷) اور زاورہ مہیا کرو پس تحقیق کہ بہتر زاد راہ تقویٰ ہے۔</p>	

مَحْضُنُ

<p>ہست حاصل عقل و دانش بہ آرا اہلماں تا یا لغان دیوانگان نطقہ کو بجان بیے بال و پست ہر کر اپانیت برہ کے رود</p>	<p>ایک گونی شد مکلف از خدا زان مکلف تاشد ندانند جهان پس حنین کو طفل تا بالغ تر است قابل تکلیف شرعی کے بود</p>
--	--

دَفْع

<p>کیس نباشد جز بالہام سر و ش برد و فرض آرم بجایا کرہ طلوع یا بود یا لو اسطہ بر جا ہلاں دخل در کارش نباشد غیرا</p>	<p>مرجع است عرض دام کن تو گوشت ہست تکلیفات شرعیہ و نوع یا بودیے واسطہ بر عاقلان عاقل و بالغ کند خود فرض او</p>
---	---

<p>دیگر ان زبیاں مودمی ہسکتند در او اے فرض شاں دخلی بود</p>	<p>فرض آناں کر خردیے بہر اند فطرت شاں رانفتلت یا عمد</p>
---	--

موتوی
کرمی بچند ادا
می کشند
مے
بہر ارادہ
بظنر ادا
ند

<h2>مُعَاَصِرَه</h2> <p>حالات ایلہ و دیوانہ</p>	
---	--

<p>ایلیے نایافتے دیوانہ بر سر کارش عزیزانش شوند داروش پابصر اط مستقیم خود عزیزانش تنگ آید ازو نزد حق ہم نزد عالم محرم اند چو حریفان کہ ازال کردن کنند بر عزیزان کے ہند لازم آں خیر حاصل کرد و ماند این رشر</p>	<p>خود تو بینی گر بود و در حسانہ ایل آں خانہ نگهبانش شوند فطرتش ہم ہر قدر باشت سلیم چوں بگرداند ز نفع خویش رو گر عزیزانش نہ پروایش کنند او بحکم ناصحاں کہ ہر نہد در زشت از حد قیابو شاں بر حکم ناصحاں ماندہ اگر</p>
--	---

احوال طفل شیرخواره

<p>مادر و فطرت بود و فرزند گزار فطرتش گوید "مکیدن می توان" چون نباشد رغبتش سهر می کشد می کشد برو تقاضا بهر شیر مادرش ساعی پئے در ماں شود تے آفتت یا خود را بکشت آفتے ہر لحظہ آید بر سرش</p>	<p>نیز می بینی کہ طفل شیرخوار مادرش ستان بد چون دہان ہم بسنا، کش مادرش ستان بد غفلت از مادر چونید، از نیر درد اگر عضوے کشد، گرایں شود تا کمال او خورد اگر چہ در دست گر گنجبانش نباشد مادرش</p>
---	--

نرخ

حالت جنین

<p>بہر نامنی قیاسے گیر پیش</p>	<p>آن دور می بینی از چہاں خویش</p>
--------------------------------	------------------------------------

سہ
نامنی یعنی
اپنے ذہن سے
فی توحید

<p>رخ کنده اس چپ بالاوست چلته دارد سبک درطن ام می کشد از خنبل و سیده زراف مدته دارد ز بهرش احتیاط وقت زاون رنج در ذره کشد تا ز او پیش نباشد هیچ غم پهلوانی می دهد چون رزم تنگ بر روزیست آن زون کند</p>	<p>غور فرما بچه مادر لطن هست دانش کز ماه چارم تا نم خون ام برغذایه اغتراف مادرش در اکل شرب هم نشاط هر کجا نه ماه با خویشش برود بچه دار دوشوشته در شکم وقت زادن نبد او صد غم گر نه خود جبهه بر آوردن کند</p>
---	--

ع
اغتراف
در غرضه
سزتن
نور در آورد
مچوبت
ع
جل بعینا
موری

کوالف نطقه

<p>ز آنکه عقده است اقیاس اماس بنیه اس در کشد وقت جماع</p>	<p>حال نطقه هم برین فرماقیاس پرورد در صلب اجزایش نخاع</p>
--	--

از صفت ز نطقه

اگر تودے غم بھیک لطفہ را	اور جانش بر جہیدے از کجا؟
جہد او بہر جہید اں دیدہ	غم تا جاے رسیدن دیدہ

تصریح معارضہ

حیف ہے صاحبِ فہم لطیف تا تو اناں را تو خواہی بے ہراس خوشترین اچون نہی او جوان ہست کنوں انچہ در قوتِ سعادت این قدرت بود و ذی این دُر جوش داشتی تریں پیش چوں عسبِ صبا بسج جز ہو و کعب کارت نبود	اگر تو شناسی قوی را از ضعیف بر تو انا و قوی کردن قیاس بر تو بگزشت است ہر جا از اں چو مر اقی بودہ گے بودہ ات ایل قدر دلش نہ بودیں ما یوش چوں مر اقی ہم نہ بودت دستِ پیا بودہ عریاں ز اں عارت نبود
---	--

<p>آل قدر زیت بودہ اختیار پائے بود و تاب لغارت نبود بیخ کارے نامدے از تو سبر</p>	<p>پیشتر زیں ہم جو بودی شیر خوار بودات لبهاؤ گفتارت نبود دست پابا ہی زردی ازیں مگر</p>
<p>طاقت آنجا بود ایں مایہ ہم کے توانستی زدن ایں دست پابا بیخ کاہت انشد چشم و دہاں از تو غیر از چاشنے آل ہم نصف</p>	<p>با از ایں ہم پیش بودی در شکم بقیچہ بودہ مشیمہ مر ترا قرع گوشت تند نہ حرزین جہاں اندراں کنج آمدہ کے امی ضعیف</p>
<p>نطفہ بودی در صلب پیر بودیش از قطرہ حیدت نہ اسم نے نشستے احسن و محفوظ تر</p>	<p>پیشتر زیں جملہ اروشن گہر ایں نفس بود و نہ ایں روح و نیم دست پابیت بود و نہ از تو وسر</p>

نفس
روح
دست

چاشت ہم اچھاں میں جاتا ہوں	رشتہا ہوں ہی فقط مانند دود
----------------------------	----------------------------

عود مقصود

راست گو از من کہوں مگر ز حد تو ز سر می توان کتاب عالی خویش چوں نہ ہر جا بود یکساں حال تو عادت بودہ فراموش ہر کجا	ہر کجا تو بودہ آخر نہ خود؟ ایک نگاہ بر ہمہ احوال پیش کے بود ہر جا یکے اعمال تو لیک بر نشائے اکلا وسعہا
---	---

عبد بنی مانی

لَا يَكْلَفُ اللَّهُ نَفْسًا إِكْلًا وَسَعَهَا (رکوعِ اٰخِرِیْنَ سورہ بقرہ ج ۱)
نہیں تکلیف دیتا ہے اللہ کسی نفس پر مگر اس کی وسعت بھر۔

دخلك

عزمتش از شعور آنکه دور آنچگونگی پیدا شود عزیم از کجا	ایک گونی "عزم باشد از شعور بے شعور انسان بود قبل از صبا
---	--

دفع

در شعور و عزم می باید تمیز یک از عزم پیش باشی تو دور کرده عزم پیش بے فکر و شعور مصلحت بینی است از معنی آن وارد این هر زره از روز تخت و هو عظمی کل شیء خلقه	در جوابش شنو از من اغریز امر با آید ترا اندر شعور امر با پیش آمدت ناگه بقور پس تلازم اندری هر دو بدان وز شعور از صرف حص مقصود یاقت هر شکر حص بقدر طرف او
---	---

سُبْحَانَ الَّذِي أَعْطَى كُلَّ شَيْءٍ حَلْقَهُ ۖ ثُمَّ هَدَىٰ (سورہ طہ ۱۶) ۲ بلفظ
 ہمارے پروردگار وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کے مناسب طرت عطا کی پھر اس کی طرف اس کو راہ بھی دکھادی۔

<p>صد تفاوت ار داند کیف کم کے تو ان زوہر گہریر یک محک ناتواں را با تو انایک کن غم را حس لازمی باشد مجرم بر ثوت جس درو باشد دلیل</p>	<p>زین سبب غم جس ہر شے ہم پس اں بہر ہمہ معیار یک غم ناواں غم دانا یک کن یک حس را کہ لازمیست غم ہر کجا ثابت شود غم اے عقیل</p>
---	---

تقریب

<p>غمہائے نطفہ را با غم خود باز غم پیری و غم شباب ہم دریں عالم تو بینی میں و کم</p>	<p>پس اگر کردی نہ فرق اے باخرد یک تو دانی غم طفل و غم شباب از رضاعت تا صبا پس تا ہر دم</p>
---	--

<p>صد تفاوت باشد اندر عزمها مرزا عزم بلند و عزم پست عزم تو چوں قول تو خوبست لاف بود یعنی بطن اُم ما و اے تو در نخاعش در رہایت مستتر</p>	<p>از تفاوتہائے عمرت رونما چوں نقطہ از اختلافِ عمرت چوں بیک عالم فقط ریں اختلاف علمے دیگر چو پودہ جاے تو یا تو بودی عاکفِ صلبِ پدر</p>
<p>فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ۝ خُلِقَ مِنْ مَّاءٍ دَافِقٍ ۝ يَتَجَرَّعُهُ مِنْ بَيْنِ پس چاہے کہ انسان غور کرے کہ کس چیز سے پیدا کیا گیا۔ اچکتے ہوئے پانی سے جو نکلتا ہے ریر طہ او الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ ۝ (سورہ طارق جت ۷۱) پسلی کی ہڈیوں کے درمیان سے۔</p>	
<p>حل بر عزم شباب و شبب خود کرد عزم و شبب از پستان میکند چوں نبودش هیچ عزمے؛ و بچکم</p>	<p>آنکہ آل عزمے کہ بودت سز بچہ کو اندرین ساعت رسد ساعتے زیں پیش اندر بطن اُم</p>

تمثیل بطور استدلال

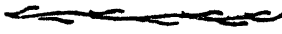
ملک ہندستان تو داری ادبوم
 ہم مدانی حرف چرار دوز دن
 تاگماں دار دشوی رملک چین
 تو نفھی قول کس ای نکتہ رس
 سر سبز آشنائے کاروبار
 و خشکت گرد و فزول از دیدنش
 نیست فرہست اگر فرقی کم است
 بحر باؤ حوضها و چاہ ہا
 ہم کباب و قمیمہ و نان و پنیر
 لیک آنجا دشتے باشد ترا

تو کہ ہستی واقف سر علوم
 گیر مت بیرون ز رفتی زین چین
 گر کئی پرواز بر ایر و پلین
 انچہ تو گوئی نفھدیح کس
 بے خیر از راہ و رسم آن دیار
 تا بلد از کوچہ و از بزرگش
 ہند چین ہر چند از یک عالم است
 خانہاؤ کوچہاؤ راہ ہا
 خشکہ و قلیاؤ ہم خجرات شیر
 جملہ را یکساں تو بینی ہر کجا

تو کہ در نہت ہزاراں عقل بود	عقل اس جا از خود تآن جا بود
مرزا آگاہی اطراف ہند	کے کند آگاہ از اکناف ہند

عطف نظر بسو مقصود بطور نتیجہ بحث

<p>بطن مادر عالمے بودش دگر گر رسید از عالمے در عالمے مادرش، کو بود اندر بطن آں ایں دو ہم ہستند بہر شخنی داشت کے صلب پنچہ اندر بطن، چوں رسد از عالمے در عالمے وحشتش باشد جد اخیرت جدا تو چو از ملکہ بلکہ آن خیاں</p>	<p>ہچنماں در نطقی صلب پر ہر کے از ہرا و تا محرمے ہم بدزکاند رنجامش بدنہاں تا چہ آتش از دیگر آید مونس بود کے در بطن اس بالادست مدتے ماند و حشت در نغمے ہم ز تبدیل وطن کلفت جدا از جہانے در جہانے او چیاں؟</p>
---	--

<p>ہم ذوقِ درمیانِ غفلت مبر در جہاں انصاف از ہر وصف بہ کو ندارد ہیچ عقل و ہیچ فہم عقل لطن بہت لیکن ذکر ال یں سبب می بنیش زار و زرار زان ہی مینی کہ پستان می مکد ہر چہ بنید در سہا گیر و از و داردش محفوظ اندر ذہن خود</p>	<p>عقل خود تا دانی اور انگر وحشت فیر تیش را عذر نہ تو مدار از رنگ و شہتاش ہم گو کنوش نیت عقل این جہاں عقل لطن این جانمی آید بکار یک کسب عقل دنیا می کند در جہاں آموزش اور است خود انچہ بنید انچہ از کس بشنود</p>	
	<p>دائش با ایں ہمہ گری شعور در شعور تست اے عاقل فتور</p>	
		

دخلاء

بلکہ ضائع از اخلام و حلق شد
 یا شدہ لیکن نگشتہ مکلفہ ہم
 باید نیا آمد و زان بر خورد
 یا ز چشماں کوز و کراز گوشما
 یا رسیدش در جہاں زخم الیم
 کیں بلا با برد از اصل و دست
 باعث جملہ مصیبتہائے او
 در ورت یافتش این تو اوں
 زین سبب بہر رحم بکار هست
 زین سبب کارش آشدہ اتنوا

نطفہ، کر ذہنہ طفلی خلق شد
 یا نگشتہ مستقر اندر شکم
 یا چینی گشتہ اندر لطن مرد
 یا بہ نیا آمدہ بے دست و پا
 یا بدگر عضو او نقص غیظم
 گوید او کال از مو عقل مست
 انہا تش یا بود آباے او
 بس مرغباری کہ بد و جسم شبان
 نطفہ بیمار ہم بیمار هست
 یا بکار آمد مگر یا نقص کار

این نطفہ و سن
 در بار بار

دفع

یک ہمہ جہے دگر این دست
 نیست لیکن والدینش آتجاں
 گویم اول یافتے ابوش این
 بچہ را لیکن بہر امر استوار
 بچہ ار در چشم ضعفی نیست ہم
 بچہ شد بالابلند و ذو جسد
 بچہ را گویاوشنوا یا فقم
 وارث ابعد ندارد و بیح حق
 حق ایشان چون شد در و تلف
 مدتے ماندند نشد تا غیر آن

من گویم آنچه گفتی بہت راست
 ترا نکہ دیدم چہا پس تا تو ان
 گونی ار پیشین او بودا چہنیں
 دیدہ ابوان او بیمار و زار
 من اب ام کور فطری دیدام
 والدینش لاغر و ہم پستہ قد
 ہم پر رنگت و ما در نیز ہم
 ارش پیشین از یہ آید حق
 از اب ام می رسد ار سلف
 آن جانی می کہ اندر جسم شان

<p>چون شود آنکه کم دروے اثر کے روادارند این اہل فہم علتے دیگر نہی این وجہ را مستحق این ارث آبارا شود تقمّش عارض شود چون آید ارث ارث در تاثیر خود ساعی شود اولی علت بود امرے جدا کال پرواز خالقش عالم بود یافت ارث نیک مورث بد نیانت ارث نیکش حیطوارث بد پیش</p>	<p>منتظر باشد کز نشاں این سپر این حسن تخمیل نبود جز بوم عقل تیکن آنگمش در دروا علت اصلی اگر داعی بود علت ارداعی شود این ماید ارث ارث ماید علت ارداعی شود تاوی علت بگو آن ارث را وال نیاشد جز ادا و فرض خود از ادا و فرض خود گزین تنافت عاقل اماند از ادا و فرض خویش</p>
<p>نتیجہ بحث بطور اگندرز</p>	
<p>توز فرض خود پروردار بوشیار</p>	<p>بہر چہ در بی دولت تہ نیتیکار</p>

<p>دولتِ سیاهِ نیکتِ حاصل است بانو و از دنیا نه جز حسرتِ بیری ورنه از آباست ارث بدترا وارثِ بد را بود میراث بد</p>	<p>گر ادا فرضِ خویشیتِ ردل است گر خدا ناکرده زان غفلتِ بیری ارثِ نیک را بیدیت کن فرضِ ادا تو چو نیکی ارث هم نیکت رسد</p>
---	---

سنت به عفت است نیکت

دَخْلُ تَنَاسُخٍ

<p>روح از جسم بحسبے می رسد می رسد در جسم کا دو کا و میش مور و مار و جملہ حیوانے دگر می رسد در جسم انسانے ذلیل در تن انسان بوجہ حسن کار بچپناں در جسم انسانے عظیم</p>	<p>لے تو می گونی کہ حسب کار خود روح انسانی فعل رشت خویش بچپناں در جسم نسیل اس پ و خر یا گئے از جسم انسانے جلیل یا رسیده از تن حیوان زار یا رسیده از جسم انسانے لیم</p>
---	---

دَرَفِع

<p>تخلت از فردا و ہم تیان روش روح اگر آید بحسب نجیر جنس</p>	<p>این ضایت آرد لے گم کرد روش که مکافات عمل از جسم انیس</p>
--	--

<p>جہاں چو از جسمے بجھے میرے سر باخبر یابے خیر باشد از ازل ”من کہ بودم؟“ زین خبر آخر گرا بود حیوان یک شد مرد حسین تا شود مجبور بر تسلیم آں کو چہ بود و ہم چہ خواهد گشت باز پیش تر زین رچہ قالب بودہ است تا چہ نیش قالب آمد دریدل</p>	<p>در جزایے کار نیک و کار بد از دو حالت نیست خالی کاروان باخبر گفتن نباشد قول راست دیگرے را ہم نمی بنید کہ ”این عقل ہم از حجتے تدہ نشان لاجرم گونی کشد آگاہ راز؟ کس نداند اندرین قالب کیست و ندان قالب چه کردست از عمل</p>
---	---

سزا و جزا را آگاہی لازم است

<p>من گویم ہے خورد و بخود گویو ہر چہ کار آمد؟ نہ دار و نہ گر خیر</p>	<p>پس ترا اگر عدل و انصاف است خو ہر کار اجرے بدست آمد مگر</p>
---	--

<p>کر دہ تو در اچھاں ناند نکو زیں سبب حال بلندش گشت پشت کے سترارا او سترادار و قین کے تو اند تا دگر آید براہ</p>	<p>اجرا او اجر داند از چہ رو بچھاں ہر کو سترائے نقتست گرنی داند سترائے چسیت این بس گنہ را و نہ پندارو گناہ</p>	<p>سے جا رہے ۱۱</p>
<p>باید آں روشن تر از آثار فجر تا بداند ہر کہ عقلش نکتہ دانست انچہ از نعا کے وارڈ از دست در سترایش مرفلاں اندر بلات عہرتے بہرے و بہر دگر گر نیاشد بیح دانم ہر دورا</p>	<p>پس بعالم اجر کس باشد کہ زجر نہ آنکہ اجر و زجر بہر دو بہر است کیں چنین اعمال اعمال نکوست دین چنین اعمال ہا جرم و خطاست اندرین آگاہی است او باخبر عہرتے اندر سزاؤ ہم حسرا</p>	<p>۱۱</p>

تذییل بطور دفع دخل

دخَل

یا علقمہ اور رحم یا مضمنا
 دارد از نیک بد اعمال خویش
 آگهی از فرضا و قبل خود
 شد فریش حال لطیفش هرگز داد
 تا چه کردم پیشتر از خیر و شر
 انتقام اجتناب اشیاں چوں است
 ہم خبرتے نشان جز باید شدن
 گو فریش شدتیاں آردن حسنا
 جان فریش کرد در جسمے در
 دولت عدل ست وصل گزرا

ور تو گونی، و انہا یا لطفنا
 یا جنین نیک بد احوال خویش
 لیک زینہا کیست او کال را بود
 کے حنین دارد حال صلب یاد
 یسح بود ہرگز اینہا را خوب
 پس برس باچوں سزاو ہم جزا
 چوں سزا نشان سزا باید شدن
 اچہ زیناں شد خطا و ہم صواب
 ہنچناں خود کردہ جسمے اگر
 معترض بودن زربید مر ترا

دفع

کیں مع الفارق تو کر دسی میں
 پائے عقلت کے دریں گل اوقاد
 یرد نوع آمد فر الصن از خدا
 ہم ارادہ ہم غریمت حاصل است
 فارغ از امداد فطرت بیش تر
 می شناسد ہم گل و ہم خارے
 کرد از علم و عمل حاصل علو
 در سما بگرفته یا شد بیش و کم
 حیفما وار پس ازوے کار جہل
 نفع و نقصان ہم ثواب ہم عذاب

پیش تو دار خم میں التماس
 گفتہ پیشینم ار بودت بیاد
 یا دکن من گفتہ بودم ترا
 یا بریں کاں اشعور کامل است
 دارد ایں طبقہ تمیز خیر و شر
 فطری و ہم غیر فطری کارے
 روشن از اعضا کہ است آلائ و
 روح او از عہد طفلی تا ہم عمر
 روح او دارد تجو و صل علم و فضل
 زیر سبب بروح است کتاب

واحد حساب از وی بود که مقبره
 آمانه او دارد ز اعمالش خیر

طبقه دوم

یا بر آنها هست کایشان فایز اند
 کارشان از حق فطری است پس
 اگره و قتی بیح امدوش رسد
 فطرش گیرد ز مام عز مر او
 فرض او از وی گشته چو ادا
 گویند خیرش از شرش
 یروی از اعمال او افتد اثر
 دیگرش نبود ثواب و هم غدا
 پس از وی که سزویا گیرد وار

از شعور کامل و عقل نوبند
 یا بسرمی آید از امداد کس
 لاجرم از زندگی دل بر کند
 کوشش باشد او ای فرض خو
 نقص در کارش فدا اندر سزا
 بست خیر و شر و ز کار و
 پس جزایش یا سزا نبود و اگر
 باشد این از غم روز حساب
 زانکه او نیست عقل و سزا

معد
 نماند معنی
 باب
 یا زود
 یا زود
 ۱۲

<p>جملہ کر کردہ فراموش، نقصِ حسیت</p>	<p>ہر کہ از دے پیشِ اعمالِ نسیت</p>
<p>خاصہ عمر ہم چو بگزارد ہی بہرہ از صد علم دارد بیش و کم درس سابق جملہ رفت از یاد و ما این قدر بہوش گردد ہ الاماں!</p>	<p>لیک رُوئے در جسمِ آدمی عقل اور اصد تجارب شد ہم حیف! در جسمے دگر چوں کر در ہوشیارے صرف از نقلِ مکاں</p>

اضطرابِ عظیم در تناخ

صد مکان دانی برائے یک مکین
 روح شخصے گروں آندرتن
 حسب اعمالش دیندش مستقر
 بر زمین یا در بروج آسماں
 یا تعطل یا نت کردن کارها
 ہست حرکار از چہ اور اگر نیست؟
 جاں ست بے تن کونتر او اعل

ایکے تو داری تناخ نقیض
 بایدت ایں ہم کہ فرمائی زمین
 در ہیں ساعت در اندام دگر
 یا بود آزا چند و آل وال
 گر بود آزا چند و پیس و را
 اگر تعطل ہست آل و چہ پیست؟
 عالم حیم ہست چوں دار اعل

واں تن انساں بو دیا جسم خزر
 باشد آثار مری کہ باشد مخزش

یا رسد بالفور در جبہ دگر
 لاجرم ز احوال سابق اندرش

<p>تختے از مافاتِ خود یادش بود از چہ شد این ایہ آخربے خیر</p>	<p>یہ کہ از جا بے بجائے می نرسد سج از آتش نیست در یادش اگر</p>
<p>فرق میان عقیدہ اہل حق و متل مخ</p>	
<p>فاعلے یک دانی و افعال خند جہا بردوش و احد می نمی ہر کجا بر فرض نو محبوب شد</p>	<p>تو یکے ذوالحال گونی حال خند تو یکینے رامکاں ہامید ہی واں کس در ہر مکان مامو شد</p>
<p>بلکہ باشد ہر کین و ہر کاں ذمن برے ہم زدینے نو بود</p>	<p>انچہ نین گفتم نہ باشد آ پنجاں دکان نو یکینے نو بود</p>
<p>تفصیل اواخر و مامورین</p>	
<p>بعد از ان بقطر ہائے خون دود</p>	<p>اول دل فرست بزدلت بود</p>

<p>پس برک او فادہ بر زمین فرض نطفہ کے ہو مضعفہ کے کند کار جنین کس در صبا یک نباشد کار آن و کایں فاعل آمد دیگر و فعلش دگر</p>	<p>بعد ازین بر نطفہ و پس جنین کردنی تھوں کند کے نطفہ فرض مضعفہ را جنین نکند او نطفہ باشد دیگر و دیگر جنین میں کہ در بہر منزل و در بہر مقرر</p>
--	--

دفع دخل بطور جمله مقصودہ

<p>از زبان سود دار و حاصلے مایہ عشرت بود بہر سپر وارثش راست برگی بہ پیش راست بود دار و گیر وارثے</p>	<p>فاعلے از فعلماے فاعلے گر پدر بگزاشت جمع مال ز زر گزنا او بگزاشت چیز بعد خویش لیک بر عمالہاے مورثے</p>
---	---

کانتز روادز سکا و ذر الخری کوئی انھایو الا و دسرے کا بوجھنیں اٹھانا اسرہ مجھد علیہ

رُجُوعِ لَبُوءِ مَقْصِدِ

اگر دُعا کے کارِ خیر و کارِ شر
 اقبالِ آخر گشتِ او آخر نشد
 پیش آزیں کو بود در حیم بشر
 کس ہمہ اعمالِ پیش شد زیاد
 دفعۃً بین کہ از دستش رُجُوع
 کے مسلم این چنین نسیانِ تام

روح اندر قالبِ پیشین اگر
 صرف از نقلِ مکاں دیگر نشد
 پس ہماں رُوح است اگر در حیم بشر
 در دے آخر چہ پروے او قناد
 یک نفس زیں پیش آخر او چہ بود
 عقل دار و صرف از نقلِ مقام

مخاطبتِ بختناہمین بطورِ تعریفِ عطفِ نگاہِ شاہِ لبِ مغلطہٴ شان

صرف بہ رُوح تبدیلِ محل
 بشنو این نپد و منہ دل بر علو

ایکے توذانی مکافاتِ عمل
 باشدتِ گر عدلِ ہمِ انصافِ خو

<p>نامہ دیگر صلیب "عبید" باز تو دورِ خور آبِ ستنے کسے زنے دیگر را بگرتہ زاد</p>	<p>دو دہائے نطفہ ناکام "زید" نطفہ کو نجات از بطن زنے مصلحہ کر بطن اُم ناگہ قناد</p>
<p>روح از جسم بروں آمد اگر چوں بسطنے یابد او جسم دیگر؟</p>	
<p>ابن خلیت نیست جز سوداؤںِ خام زین خیالِ خام باز آ، و السلام</p>	
<hr/>	

مُسَدْرَكَاتِ مُفِيدَةٍ

مالِ طفَلِ نوزائیدہ کہ ہی میر د

بازمی دں ایک داری عقل را کا تچہ ہست اندر جہاں از کا ننا علت نامیست انسان حبلہ را	نیز اگر گوش سخن شنوا تراست زانہمہ مقصود ہست انسان ہذا بہر انسان است این رض و سما
--	--

جَعَلَ لَكُمْ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً (بقرہ ج ۲) خَلَقَ لَكُمْ
اٹھنے بنایا تمہارے لیے زمین کو فرش اور آسمان کو عمارت پیدا کیا تمہارے لیے
مَآبِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا (بقرہ ج ۲)
جو کچھ زمین میں ہے سب۔

بہر انسان است ماہ واقتاب از پے انسانست در قیجیات تا چہیں زندہ نیاید بر زمین	بہر انسان خاک و باد و آب ذرا ہاؤ ہم حماد و ہم نبات تا نیاید روح در جسم جنین
---	---

<p>مقصود خلقت پر حاصل نشد چون طفیلی بود بر خوان وجود یافت در ہر منزل خود من و عن و ان کس آمد گویے یک نفس مقصودش را رو با تمام آمد ز ان زمانے بایش اینجا قیام بایش ماندن اے وقت لایل</p>	<p>ناقص است و ہر خلقتش کامل نشد ز ان ہر منزل کہ او پریش بود نفع و نقصاں حسب کار خویشتن یک چون روح آمد از جسم کس کار تخلیقش با تمام آمد یک کار روح باشد با تمام مدتے در عالم کسب و عمل</p>
<p>تحقیق روح</p>	
<p>شنو از من کہ تو می خواہی فتوح جملہ را داد است حق روح منسا روح را ہم شد ترقی در حیات</p>	<p>یک اول بایت تحقیق روح درا با باشد کہ باشد و اہما چون حجاد ایافت تشریف نبات</p>

<p>منتشر در محشرستان وجود بچیناں روح تمایش خیرجاں در نسبت اجزای جانش نیز ہم روح بخش مردم آندہ اند ہم فزونی روح را باشد در و روح حیوانی در و آمد پدید روح انسانی شدہ در ستمش</p>	<p>انچه از اجزائے انسانے کہ بود جز جسمش بود چوں ہر یک از در منی اجزای تن چوں شہم دو دوائے لطفہ گانہا زندہ اند در رحم چوں جسم را باشد نمو جسم چوں در و می مقدار می رسید چوں خنیں را کامل آمد تقش</p>
<p>ہم طریق ہر کاب و بمعنان ہر دو در ہر منزلش کردا کردہ می آید ادا از عمدہ میش قرضہائے خود قزوں از عمدہ</p>	<p>پس سر بہ منزل آمد جسم و جاں قرض در ہر منزل آمد ہر دورا یک کہ منزل بمنزل قرضش در رحم انساں شدہ ہم کردا</p>

<p>احتیاج از یک نفس توج و تفریش از سما و ارض و از شمس و قمر فرض اینچنانست که موی جلد راں</p>	<p>پس نشاید کار بادنیادوش ایں ہمیش باشد که تیو دیے خبر یک نفس ہم گزشتند جہاں</p>	
	<p>کامیابی باشدش روز حساب بے سوال و بے جواب بکتاب</p>	
<hr/>		
<p>بچہ تو زائیدہ کہ در آزار دنیا مبتلا می شود</p>		
<p>راں خطاها داں کزو آمد پدید در رحم یاد جہاں بنید ضرر داروش حق از غم عقیبی معاف</p>	<p>وانچه آزار سے ورین اثنا کہ دید در مکافات خطائے پشتر زیں جہاں تا بگزد او پاک و صاف</p>	

عکس بچہ
کہ در دنیا
نفسے بکشد
باشیر و نکلا
چنانکہ فی کند
سرسرین
بست که بیان
کرده رشت
۱۱۱

سبح جنین
در رحم و بچہ
نوزائیدہ
در دنیا
۱۱۱

اولادِ یسکانِ اولادِ یدان

ہچنیاں از صلبِ و بطنِ راستان
ورنہ صلبِ و بطنِ بدید جاؤ او
لاجرم خوشحال تر ز شیاں بو
وصل خوش در آخرت یا اول خوش
و اما ذوقِ مسرتہائے وصل

لیک اوگر آمدہ اندر حیان
کیس ہم است اجر عزیمتہاؤ او
کے چو بد صلبانِ و بد بطنانِ بو
پاک صلبانِ پاک بطنانِ شر
ہست و عقیبی پئے ایں فرعِ وصل

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ
اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے بھی ایمان میں ان کا اتباع کیا۔ ہم ساتھ لگا دیئے
ذُرِّيَّتِهِمْ وَمَا أَلْتَنَاهُمْ مِنْ عَمَلِهِمْ مِنْ شَيْءٍ كُلُّ امْرِئٍ
اون کے اون کی اولاد کو اور ان سے ہم ان کے عمل میں سے کچھ بھی۔ ہر شخص جو کچھ اس نے
بِمَا أَسْبَغَ فِيهِمْ آسُورَهُ طُورِ حُطَيْمِ وَأَدْخَلْنَاهُمْ جَنَّاتٍ عَدْنٍ
کہا ہے اس میں گروہ ہے۔ اور (ہے پروردگار!) داخل کران کو عدن کی
الَّتِي دَعَا فِيهَا بَنُو إِسْرَائِيلَ أَنْ يَدْعُوا مِنْ حَتَمٍ يَأْتِيهِمْ فِيهَا الْغُلَامُ وَمَنْ
جنتِ حاتم سے کہ جس میں وہ لوگ آتے تھے اور وہیں ان کے بچے آتے تھے اور جو

جنتوں میں جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور ان کے نیک کار باپ دادوں اور بیویوں کو اور اولاد کو۔ (ابتداء سورہ مومن ج ۲۳ ص ۱۰۰)

جَنَّاتٍ مِّنْ دُونِهَا يَدْخُلُونَهَا مِنْ خِلَابٍ مِّنْ أَبْوَابٍ وَأُزُوفٍ مِّنْ لَّهَا
عدن کی جنتیں یہ لوگ ان میں داخل ہوں گے اور ان کے نیک کار باپ دادے اور بیویاں
وَأُزُوفٍ مِّنْ لَّهَا حُجْرٍ (رعدہ ص ۱۳ ص ۱۰۰)
اور اولاد

ہر دو را باشد نجات آنجاں	زین مسرت نیست ہرگز چ اثر
گو بود فرق مداح درمیاں	نے سوال آید بریشاں نے جواب

ہر دو را باشد نجات آنجاں	زین مسرت نیست ہرگز چ اثر
گو بود فرق مداح درمیاں	نے سوال آید بریشاں نے جواب

تفصیل فرائض حاضرہ	
-------------------	--

دفعہ دخل	
----------	--

ایکے آمد از تو مارا درشتنود	افرض منزلہماؤ پیشینیم چه بود
-----------------------------	------------------------------

<p> حال ہر منزل ہر منزل جدا مختلف احوال شامل بود جملہ را از زمین خصت کردہ اکثرش نسیان ز حفظ تو رہود کردہ و نیست یادت مگر ترا یادت از بود چه بینی اندراں؟ اگر تو دانی ہم ترا بخت چه سود نے تلافی می توان یافت را </p>	<p> فکر منتر لہا پیشنت چہ است خود ہمیں دنیا، کہ یک منترل یو آنچه در عمد رضاعت کردہ آنچه در عمد صیانت کار بود چند روزے پیشتر ہم کار را کا منتر لہا پیشیں، بچنساں فرض منتر لہا پیشیں، آنچه بود باز توانی نمود آں فرض ادا </p>
<p> کن توجہ سو فرض این جہاں رستین ناچار باید بگم و ضم از پے آل فاقہ چشمان مشو </p>	<p> پیشتر شد آنچه شد بگزاران گوش تاوردی اگر از لطن ام در نعم گوش و زباں گریاں مشو </p>

سہ
 سیرت
 سندہ

<p>لایق صدر و بار می شکر کن کار خود با اجتهاد و دل بکن گیر تا دیگر نباشی آ پنهان فرض این منزل چه باشد؟ این گوی می گفتم آگاہت از دامن و عن</p>	<p>دست پا و چشم داری شکر کن انچه توانی درین منزل بکن عبرت از محدودی گوشت و زبان فرض منزل کما پیشی را مجو فرض این منزل اگر پرسی زمین</p>
---	---

فرض منزل دنیا

<p>بست ازین منزل تعلق زان دور حسن خلق و باز حسن کار و با بر تو آمد نفع و نقضانش عیال هم درین منزل بهم سازی چو زار کن اگر کسب سعادت بایت</p>	<p>چار فرض آمد درین منزل ترا آن دو فرض اینست از من یاد دار این دو را چون بست نسبت بر حیا وال دو دیگر کیش پئے نفع معاد آن عقائد پس عبادت باشد</p>
---	--

<p>ببر عقی این دوست ناگزیر یک در عقی است نفعش میگرد زانکه از مادون لبطت نیت هوش آنگی نبود ترا بر روی ارض ما و زایش رچه دانی غیر و هم</p>	<p>این عبادات اعتقاد یادگیر گو دین منزل نفهمی نفع آل چون سخن ام نفهمی نفع گوش بچنان از نفعهای این دو فرض زانکه جز با حول اذیت نیت فهم</p>
--	---

ضرورت رهبر

<p>تا تو اینها بد و هم ضعیف زانکه هوش رهروی در سر نبود هم مشیر و هم رفیق و هم دلیل تا تو مادی تلاح و متقاد او در خور آفات و نقصان آدمی</p>	<p>چون بنزلهای شینیت ترا بهر تو کافی فقط رهبر نبود فطرت آمد ترا از حق کفیل از تو بکنایید جمله کار تو در بدم که شیطان آدمی</p>
--	---

بسیار
 بنویس
 بیخ

باتو وار و شرکت مال و ولد	زاکہ شیطان تا تجزی الم رسد
<p>و حدیث آمدہ ھُوَ یَجْرِي فِجْرِي الدَّامِ۔ دَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی۔ وَتَسَادُّ كَهْفُو</p> <p>وہ شیطان چلتا ہے خون کے دوران کی جگہوں میں۔ (اللہ تعالیٰ نے)</p> <p>فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ (نبی اسرئیل ص ۵۷)</p> <p>شیطان کو اس کا اختیار دیا کہ انسانوں کے مال اور اولاد میں شریک ہو جا۔</p>	
<p>بوش و عقل کاروانے یافتی</p> <p>نفع خود را کے ز خود ہی تو نیک</p> <p>ہر دمّت جوش، جوش جو نت</p> <p>خیر ہا باشد کہ بگری از اں</p>	<p>اندریں منزل تو آنے یافتی</p> <p>فرض تو گو حسب فطرت سبک</p> <p>نفس شیطان در آن گیت گنست</p> <p>سو شرمی شوقی از خود دروں</p>
<p>عَلَيْ أَنْ تَلْزَهُمْ شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسَى أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ</p> <p>بسا اوقات تم اپنہ کر دے کسی شے کو حال نگوہ تمہارے لئے بہتر ہے اور بسا اوقات تم پسند کر دے کسی چیز کو</p> <p>شَوْ لَكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ (سورہ بقرہ ص ۲۱)</p> <p>حالانکہ وہ تمہارے لئے بڑا ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔</p>	
چوں کند کس از برے خیر ما	می کنی از بر شتر خود دعا

وَيُدْعُ أَهْلَ نَسَانٍ لِلشَّيْرِ دَعَاً بِأَلْحَيْدٍ وَكَانَ الْإِنْسَانُ عَجُوزًا
 اور دعا کرتا ہے انسان بڑی کیلئے وہ دعا جو بھلائی کے لئے مانگتا۔ اور انسان ہے بڑا جلد باز۔
 (بخاری سنن ج ۱۵ ص ۲۱)

صفاتِ رہبر

فرضیاتِ بیشمار اندر جہانت	ایں جہاں بھرت مصائب امتحانت
لاجرم باید ترا یک رہبر ہے	نہا یفتی ناگہاں اندر شر ہے
رہبر ہے کہ جنس تو باشد کراں	وحشت نبود کہ آفتی در زیاں

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ ط وَآيَاتِنَا لَظَاهِرَةٌ لِّمَن يَنظُرُ
 البتہ اللہ نے مؤمنین پر احسان کیا جو انہیں میرے رسول بنا کر بھیجا جو ان کے سامنے اللہ کی آیتوں کو پڑھتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم کرتا ہے۔ اگرچہ وہ لوگ
 وَالْحِكْمَةَ ط وَآيَاتِنَا لَظَاهِرَةٌ لِّمَن يَنظُرُ
 پہلے سے کھلی ہوئی گراہی میں تھے

رہبرت باید شریکِ حال تو	ناشود او صلحِ اعمال تو
یعنی مصلحتیں ہیں پیشتر	از تو باید مصلحتِ اکنول مگر

بہ نسبت
 نصرت کر
 چوین
 انسان
 ارادت

<p>اَسُوَّةٌ بَاشِدٌ تَزَادُ رِزْوَاتِ اَوْ</p>	<p>رِسْبِتِ بَايِدِ مِيں دِخْلُقِ وَنَوْ</p>
<p>اَللّٰهُمَّ اِنَّا اَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَّ مَبَشِّرًا وَّاُنذِرًا وَّاَنْتَ بَرُّا ه وَاِجْبَا لِي لِي مِيں مَن مَّ كُو سِي جَا بِي ه گواہ اور بشارت دینے والا اور ڈرانے والا اور اس کی طرف بلائے والی اَللّٰهُ يَادُ نِي ه وَاِسْرَا جَا صَبِيْرًا ه (اِخْرَابِ جَا ۲۲ ع ۶)</p>	<p>وَاِنَّا نَدْعُكَ لَعَلَّكَ اَخْلُقُ عَظِيْمًا ه (سورہ قلم ج ۲۹ ع ۱) لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ اَسْوَةٌ حَسَنَةٌ (سورہ احزاب ج ۱۲ ع ۳۱) زندگی میں ایک اچھا نمونہ۔</p>
<p>بَاشِدُش تَا يَدِ غَلْبِي اَرْخَا</p>	<p>لِيكِن اَس رِسْبِر بُو دِ شَمْعِ هُدٰى</p>
<p>نِي زِي تَحْتِي نِي زِي غَلَطْتِي بِح اَثَر</p>	<p>دِرُو لَش تُو دِ شَمُو نَت رَا كَزَر</p>
<p>وَاَلَمْ تَكُنْتِ فَنَظًا غَلِيْظًا اَلْقَلْبِ لَا نَفْضُوْا مِيْنُ حَوْلِكَ (اَلْ اَعْلَانِ جَا ۱۱)</p>	<p>اُو رَا كَرُو تِي مِزْجَا جِ تُو مَا سَحْتِ قَلْبِ وَاَلَا تُو اَلْتَبُو كُنِي رِي كَرْدِي جَر كَا نِي .</p>
<p>يَجْمَلُ عَالَمِ رَسْمِ اِيَارِ حَمْتِي</p>	<p>اَبَلِ اِيَا مِ رَا حَسْمِ اِنْتِي</p>

۴
۳
۲
۱

حَرِيصٌ عَلَيْكَ يَا مُؤْمِنِينَ سَرُّوفٍ حَرَمِهِ ۝ (آخر سورہ زبور جلیقہ) وَمَا
 رسول تم لوگوں پر حرص میں ہے اور ایمان والوں کی محبت کرنے والے اور مہربان ہیں۔ اور ہم نے
 اَرْسَلْنَاكَ الْاَسْرَحَةَ لِلْعَلَمِينَ ۝ (آخر سورہ انبیاء جلیقہ) تجھ کو نہیں بھیجا اگر رحمت بنا کر تمام عالم کے لئے۔

کے بود و رکاز تو چالاک و
 اعتماد و سرواں را کے سز و

رہبت و رحلیہ امر ار سچو تست
 سہو و نسیاں گرازاں ز ررہ و

سَنْقِرُكَ فَلَا تَنْسِي ۝ (سورہ اعلیٰ جلیقہ) غنقریب ہم تجھے پڑھا دیں گے پھر تو نہیں بھولے گا۔

رہرواں اتا کنڈاز شکری
 مہبط جیرلی باشد منزش

عصمتش باید در امر رہبری
 ہر چہ گوید از حق آید رودش

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ۝ عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَىٰ
 اور رسول نہیں بولتے ہیں اپنی خواہش سے بیشک جو وہ بولتے ہیں وہ وحی جو بتائی گئی۔ مضبوط تو ت
 والے نے دن کو سکھائی ہے۔ (ابتداء سورہ نجم جلیقہ)

ضرورتِ کتاب و صفتِ آن

وحي منزل مروّش نبود فقط	بلکہ باشد پاک از لوثِ شَطَطًا
لفظ لفظش باشد از وحي الہ	بعد رہیز باو و چون شمعِ راہ

مَا كَانَتْ هَذِهِ الْقُرْآنُ أَنْ يُقْتَوَى مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَكِنْ
 نہیں ہے یہ قرآن ایسا کہ افترا کیا جائے کسی غیر خدا کی طرف سے۔ لیکن تصدیق ہو
 تَصْدِيقِ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلِ الْكِتَابِ الْكَارِئِبِ
 اس کی جو کتاب اس کے سامنے ہے۔ و تفصیل ہے کتاب کی۔ اس میں شک
 فِيهِ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ (سورہ یونس ص ۱۰۱)
 نہیں ہے۔ رب العالمین کی طرف سے ہے۔

باطل از پیش و سرچشہ بید گے	رَبِّ تَوَانِدُ دُرُورِ يَادِيهِ
----------------------------	----------------------------------

ذَلِكَ الْبَيْتُ الَّذِي فِيهِ رَتَبَةُ السُّورَةِ ۝ (سورہ بقرہ ص ۲۵)
 اس کے پاس باص
 اس کتاب میں کوئی رسک نہیں ہے۔

مَنْ يَبْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ (تم سجدہ حجہ ۲۷، ۱۵۷)
نہیں سکتا ہے۔ نہ اس کے آگے سے نہ اس کے پیچھے سے۔

ہرگز نازل کروا باشد حارِش
پاک یا شد لاسِ مِ لاقِش

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَٰحٰفِظُوْنَ ۝ (ابتداء سورہ حجہ ۱۳۷، ۱۷۱)
جے شک ہم نے اتارا ہوا اس نصیحت کی کتاب کو اور ہمیں اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔
لَا يَمَسُّهٗ اِلَّا الْمَطَهَّرُوْنَ ۝ (واقعہ حجہ ۲، ۳۱۴)
نہیں چھوئیں گے اس کو مگر پاک لوگ۔

انجہ نازل شد بود اندر کتاب
جمع آیات و سوز باشد ز حق
تا بود سہو و خطا را سد باب
تا بود مخرج علیہ کل منسرق

اِنَّ عَلَيْنَا لَلْجَمْعَ وَشِرَاْنَهٗ ۝ (سورہ قیامت حجہ ۲۹، ۱۷۱)
جے شک ہمارے ذمے ہے اس کا جمع کر دینا اور پڑھو او دینا۔

عہ تمام اہل حق کا جماع ہے کہ آیتوں کی ترتیب صحیح اور سورتوں کی تحدید و تعیین اور تسمیہ و توفیق
ہے اور یہ سب کام رسول کریم علیہ الصلوٰۃ و التسلیم نے خود حسب تعلیم الہی انجام دیے جس کا یہ عقیدہ
نہیں اس کے متعلق قرآن پاک خودیوں ارشاد فرماتا ہے کہ اِنَّ الَّذِیْنَ یُحٰدِثُوْنَ فِیْ اٰیٰتِنَا

<h1>بَعْدُ وَفَاتِ رَبِّهِمْ</h1>	
<p>بَعْدُ رَبِّهِمْ زَا كِتَابِ خُلُقِ اَوْ</p>	<p>خَلُقِ اَوْ اَبَا شَدِّ سُبُو سَعْرَه رُو</p>
<p>چنانچہ روایت صحیحہ آمدہ کہ مود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تائیدت فیقولوا التثقلین کتاب اللہ و سنتی - وہیں حدیث صحیحہ - ہم چھوڑنے والے ہیں تم لوگوں میں دیکھا گیا چیزیں اللہ کی کتاب اور اپنی سنت - رزواہ مسند -</p>	
<p>اے نبیؐ رہبر کہ او بر رہراں</p>	<p>چوں پدر یودہ تنفیق و ہزراں</p>
<p>حَدِيثٌ عَلَيْنَا بِالْمُؤْمِنِينَ سُرُوفٌ سَرِيحِيمٌ (آخر سورہ توبہ ج ۱۷)</p>	
<p>ساجد پیر و نش زندہ یود</p>	<p>حسبت کے از بہر شال خیر و سود</p>
<p>(بقیہ مشورہ مستقیم) کایضون علینا ما من علی فی النار خیرا من یاتی اجنایا و ما اقبامہ ما علوا ما اقبامہ ما علوا انما اقبامہ ان الدین لقرہ ابالیہ کو استجابا و خیرہ کہ انہ ککتب عزیز کایا یتیمہ الباطل من بین یتیمہ کلاش علیہ ط نلوزیل من خلیفہ محمدیہ آخر سورہ ۱۷ سورہ خمر سورہ یہ زیات ایسے لوگوں کو سزا کہ دنیا چاہے کہ خدا کرکتب ینطق علیکم بالحق ج ۱۷ ص ۱۷) والسلام علی من اتبع الهدی - تنہا</p>	

شمع رو بگذشت چوں راز جهان این دو نغمه بچو میراث پدر	هم کتاب نوشت و نغمه دهرش در جهان بگذاشت بهر هر سپهر
--	--

این دو شمع آید بکار در هر دو عالم
تا بماند این زمین و آسمان

خطبہ

این قدر از سعی حاصل کرده
مانده در گنجها در گوشها
تیکه ادا کردی بهر جایر و فرض
حیف اگر این حالتو افتادی ز پیا
این سفر را انتها یافت مگر
آخری باشد تو بهم منترے
روح تو در طین با در رو نمود

ایکے تو قطع مست ازل کرده
بودہ در دہانہا در خوشہا
آخرا کہ آمدنی پر دروازش
آمدی ہر جایوں از عہدہ
اوا از عمرے تو ہستی در سفر
قطع نہ نہا تو کردستی دلے
جہاں بنتر لہا پیشینیت نبود

زیں ہوا ہا ہم تہی بودہ سرت	بیخبر بودنی بطنِ ماورت
----------------------------	------------------------

وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْ بُطُوْنِ اُمَّهَاتِكُمْ لَتَعْلَمُوْا اَنْتُمْ لَكُمْ شَيْئًا وَجَعَلَ لَكُمُ
 اور اللہ نے تم کو بطنوں کو نکال دیا کہ تم کو معلوم کیا جاوے کہ تم اپنے آپ کے لئے کچھ نہیں جانتے تھے۔ اور بنایا تمہارے
 السَّمْعِ وَالْبَصَارِ وَالْاَفْئِدَةَ (محل ج ۱۲، ص ۱۱۱)
 کے کان، آنکھیں اور دل۔

زہد و تقویٰ دانی و ہم مکر و زور مشتے از ہر خرنے بر بودہ خود نگر آخر چہ اکنون گشتہ فرضہائے خویشین اشتناختی آب می گردد فرضے زہد است حیف اگر اینک کند تو شکست	شد بدینا حاصلت عقل و شعور تہذیب رہ سہ سترے افزودہ یاد کن چوں بودہ چوں گشتہ حیف چوں عقلمند قہود اشتی شد چو از ہوش نبرد صدیہ ہوا باد مقصدت نیست زین دین و دست
---	--

خواب آواز کے یہ سیدار شو فرض خود بیت تراغ اندر کا زور	خواب آواز کے یہ سیدار شو فرض خود بیت تراغ اندر کا زور	خواب آواز کے یہ سیدار شو فرض خود بیت تراغ اندر کا زور
--	--	--

مطبوعہ برقی مشین پریس دہلی پو پریس

رباعیات

مخلص کبھی رُوٹھا ہو تُوٹنے کے لئے جھکنا ہو کبھی حریف تُوٹنے کے لئے

مَرنا مٹنا نہیں، سچے لے غافل مٹنا بھی اگر یہ ہو، تو بٹنے کے لئے

بچ اجزا کی ہو جگہ صُلْب پدَر کھینچیں بدن کی جا ہو بطنِ مادر

ہو تربیتِ روح کی منزل دُنیا عقیقی ہی فقط ہمیشہ رہنے کا ہو گھر

اَوّل آتا ہو جب، تو آخر کے لئے باطن ہوگا ہر ایک ظاہر کے لئے

ہوتا نہیں راستے ہی میں ختم سفر منزل ہوگی ہر اک مسافر کے لئے

تمنا عمادی بھی غفر لہ

فہرست مصنفات حضرت حسان المہندیؓ

مسہل عبرت زلزلہ - جس میں زلزلہ بہار کی پوری کیفیت اول سے آخر تک نیا ت
 صن و خوبی سے نظم کر کے دکھائی گئی ہے شروع میں ایک مقدمہ ہے جس میں اہم سابقہ
 کتابتیں اور اس کے بارے میں کچھ تحریریں چھپائی ہیں آیا ہے اس کا مشعل
 بیان ہے قابل وید ایمان کو تازہ کر دینے والی کتاب ہے۔ قیمت ۸ روپے علاوہ
 محصول ڈاک۔ (اس کی قیمت مصیبت زدگان زلزلہ کو دی جاتی ہے)
 نصاب تعلیم عربی - جوہر الصرف غیر - روح النسخ غیر - جوہر الادب ۱۲
 پورے سٹ کے خریدار سے صرف تین روپے مگر محصول ڈاک بہر حال ذمہ خریدار ان
 تینوں کتابوں سے آپ تین ماہ میں بغیر کسی استاد کی مدد کے عربی گرامر پر بقدر ضرورت
 عبور حاصل کر لیں گے اور صحیح عبارت پڑھ لیں گے اور صحیح ترجمہ کر لیں گے۔

قومی نظمیں - ہجوک - ار - نصیح نصیح - انمول ہوتی - اربیل اشک - ار

الملقہ

منیجہ - مکتبہ دار الادب - پھلواری شریف ضلع پٹنہ